إِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ

عبدالغفور رحمانی

تحفۃ الموحدین

من تصانیف امام العلماء قدوۃ الفضلاء اوحد محدثین عرب و عجم
قطب سماء الشرف والکرم ہادی الخلق الی سواء السبیل مصداق خلفائے
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل مونشگاف سرائر طریقت بیضاء مورد حدیث
العلماء ورثۃ الانبیاء۔ سرمست بادۂ عرفان رموزدان اسرار فرقان۔
مدرس ملاء ملکوتیہ۔ موئید فرقہ ناسوتیہ۔ موثق امور جبروتیہ مدقق دقائق
لاہوتیہ۔ قطب الاقطاب و قدوۃ الاوتاد۔ ذوالتصانیف والارشاد
محقق الحق و مبطل الباطل المذاہب مولینا و امامنا حضرت مولوی
حافظ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ

جسکو فاضل متین عالم عدیم النظیر جناب مولانا مولوی حافظ محمد رحیم بخش صاحب نے
اُردو سلیس زبان میں ترجمہ کیا اور

اکمل المطابع دہلی میں چھپا

جواہر الایقان فی حفظ الایمان

یہ کتاب عجیب و غریب بلکہ قابل دید بزبان اردو جسمیں غیر مقلدین کے تمامی عقائد و مقاصد ظاہر کرکے نہایت عمدگی کے ساتھ جوابات لکھے ہیں اور کسی قدر حال عبد الوہاب نجدی کا بھی لکھا ہے اور جن مسائل فاتحہ سوم و چہلم و زیارت مزارات و مشاہدات متبرکہ و حکم طواف و بوسہ و مولود شریف و بحث شفاعت و قیام و ندائے غیر خدا و نذر و نیاز و بیان معنی شرک و بدعت وغیرہ میں گفتگو ہے۔ اسکو نہایت شرح و بسط کے ساتھ مدلل و محقق قرآن و حدیث و اقوال علمائے سابقہ سے جنکے اقوال طرفین کے نزدیک قابل تسلیم ہیں ثابت کیا ہے۔ اس کتاب کی پوری تعریف مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی کی تقریظ ثابت کر رہی ہے۔ اگر ناظرین اس کتاب کو بغور دیکھینگے تو انصاف سے کہدینگے کہ آجتک ایسی حاوی اور مفصل مع دلائل قاطعہ و حجج ساطعہ کوئی کتاب نہیں چھپی غرضکہ ایسی نادر ولاجواب کتاب کہ ہر مسلمان کو اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا ضروری ہے چھپکر تیار ہو گئی ہے بلکہ بہت کم جلدیں باقی ہیں ناظرین درخواستیں بھیجکر طلب فرمائیں قیمت مع محصول ڈاک ۱۴ر فیس منی آڈر ۲ر ہے

کشت زار

موجود

یہ کتاب جسکو فن طب میں بے مثل اور لاجواب کہنا کسیطرح مبالغہ نہیں ہو سکتا ہمارے مطبع میں چھپی ہوئی ہے۔ آپنے اس فن کی چھوٹی بڑی عربی فارسی بہت کتابیں دیکھی ہونگی مگر جس کتاب کی بابت ہم آپ کی سمع خراشی کر رہے ہیں یہ اپنے فن میں ایک انوکھی اور نرالی ہی کتاب ہے ہم اسکی تمام خوبیاں بیان کرکے آپکا عزیز وقت ضائع کرنا نہیں چاہتے مگر مختصراً اتنا کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ یہ کتاب جناب زبدۃ الحکما حکیم محمد وارث علیخان صاحب مرحوم کی تصنیف ہے فاضل مصنف نے طب کی جملہ دشوار گزار گھاٹیوں کو منقّت کی خس و خاشاک سے پاک و صاف کرکے دماغ سے لیکر پاؤں تک کی تمام امراض نہایت تفصیل و تشریح کے ساتھ بیان فرمایا اور ہر مرض کے متعلق صرف وہی نسخے درج کئے ہیں جو علامہ مصنف کے بارہا تجربہ میں آچکے ہیں یا جو اسکے معزز اور نامور خاندان [illegible] سب سے بڑی خوبی اسکی یہ ہے کہ اکثر امراض کا علاج جڑی بوٹیوں سے زیادہ بتایا گیا ہے۔ اگر آدمی کو طب کا کچھ بھی شوق [illegible] علم طب کا کچھ نفع اٹھانا چاہتے ہیں تو اس کتاب کو ضرور خریدیے اور گھر بیٹھے بے تکلف علاج کیجیے۔ باوجود [illegible] بہت کم یعنی ۲ر محصول ڈاک بذریعہ ویلیو پی ایبل ۳ر

تفسیر حقانی

یہ تفسیر سات جلدوں میں [illegible] مقدمہ کہتے ہیں ۱۲ر اور باقی ہر ایک جلد کی قیمت [illegible] ساتویں جلد زیر طبع ہے ۶ جلد کے خریدار کو [illegible] جائیگی



یا فتاح







بسم اللہ الرحمن الرحیم

کو زبانہا کہ شکر ہادی مطلق بجا آریم و کجا دستی کہ تحریر
ثنائیش ہمت گماریم کہ ما را از تلاطم امواج
شرک بر کنارۂ توحید برآوردہ با آنکہ یک جہان غرق
بطوفان اوست و یک عالم سرگشتۂ بیابان او
و درود نامعدود بحضور سرور کائنات کہ بغیر از
اتباعش برای نجات بنی آدم طریقۂ دیگر نیست
و بر آل و اصحابش کہ اتباعش عین پیروی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد ولی اللہ دہلوی فصلی چند
در دفع شرک و اقسامش میگوید و انصرامش از وحدت
حقیقی میجوید **فصل اول** در دفع اقوال آنانکہ
از کلام اللہ و کلام رسول اللہ بحیلہ اعراض میکنند
و دعوی مسلمانی مینمایند بیانش آنکہ بعضی میگویند
کہ کلام اللہ و حدیث را آنکس فہمد کہ علوم بسیار و کتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہماری زبانیں کہاں ہیں کہ ہادی مطلق کا شکریہ بجا
لائیں اور ہاتھ کہاں کہ اوسکی تعریف لکھنے میں ہمت
مقرر کریں وہ ہم کو شرک کی موجوں کے تلاطم سے توحید کے
کنارے پر لایا باوجودیکہ ایک جہان اوسکی طوفان میں غرق ہوا اور
ایک عالم اوسکے بیابان میں حیران و پریشان ہے اور بیشمار
درود اوس حضور مخلوق کے سردار پر جسکی پیروی بغیر
بنی آدم کی نجات کے واسطے اور کوئی راہ نہیں اور اوسکی آل و
اصحاب پر جنکی طاعت عین اطاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہے حمد و صلوٰۃ کے بعد ولی اللہ دہلوی چند فصلیں شرک اور اوسکے
اقسام کی دفع میں بیان کرتا اور اوسکا انصرام وحدت حقیقی سے
ڈھونڈتا ہے **پہلی فصل** اون لوگوں کے اقوال کی دفع میں جو کسی
کسی حیلہ سے کتاب اللہ اور حدیث رسول خدا سے انکار کرتے اور
منہ پھیرتے ہیں پھر اپنے مسلمانی کا دعوی بھی کرتے ہیں

بیشمار خوانده باشد و علامهٔ زمان بود بجواب
آنها خدا تعالی مے فرماید هُوَ الَّذِی بَعَثَ
فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ
اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ
وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝
اوست آنکه برانگیخت درمیان ناخواندگان
رسول از همانا خواندگان که میخواند بر همان
ناخواندگان آیات خدا و پاک میکند ایشان
را و آموزد ایشان را کتاب و تدبیرش
یعنی رسول الله هم ناخوانده بود و اصحاب
کرامش نیز ناخوانده چون رسول الله صلی الله
علیه و آله وسلم بر صحاب آیات الٰہی خوانده
اصحاب آنرا شنیده از شرو فساد پاک
شدند اگر ناخوانده قرآن و حدیث را نمی فهمد
و استعدادش نمیدارد صحابه چگونه از
معایب پاک شدند وای بران قومے
که دعوهٔ صدره فهمی و قاموس دانی میکنند
و در فهم قرآن و حدیث خود را ناداں
محض مینمایند و بعضے میگویند که مایان
متاخرین هستیم برکت زمان رسول الله
صلی الله علیه و آله وسلم کجا یابیم و سلامت
قلب صحابه از کجا آریم که معنی قرآن و
حدیث را دریابیم بجواب آنها حق تعالی میفرماید

اوسکی تفصیل یہہ ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ قرآن
مجید اور حدیث کو وہی شخص سمجہہ سکتا ہے جو بہت سے علم
اور بیشمار کتابین پڑھا ہوا ہو اور اپنے زمانہ کا علامہ ہو
اونکے جواب مین خدا تعالی فرماتا ہے هُوَ الَّذِی بَعَثَ
فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ
وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا
مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ خدا تعالی وہی
جسنے ان پڑہون مین پیغمبر بھیجا انہی ان پڑھون مین سے
پڑھتا ہے وہ پیغمبر اون ان پڑھون پر خدا کی آیتین اور
اونکو گناہ کی میل سے پاک کرتا اور کتاب اور اوسکی
تدبیر سکھاتا ہے یعنی رسول خدا صلعم بھی ان پڑہ اور
آپکے اصحاب بزرگوار بھی ان . . . . . . پڑھے تھے
مگر جب رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے
سامنے قرآن کی آیتین پڑھین تھی وہ اون کو سنکر ہر قسم
کی برائی اور بگاڑ سے پاک صاف ہوگئے پس اگر ناخواندہ
آدمی قرآن و حدیث سمجھ نہین سکتا اور اوسکی سمجہہ کی
استعداد نہین رکھتا تو صحابہ برائی اور عیبون سے
کیونکر پاک صاف ہوگئے اوس قوم پر سخت افسوس ہے
جو صدرہ سمجھنے اور قاموس جاننے کا تو دعوی
کرتے ہین مگر قرآن و حدیث کے سمجہنے مین اپنے
آپکو محض نادان ظاہر کرتے ہین اور بعضے یون کہتے ہین
کہ ہم پچہلے لوگ ہین رسول خدا صلعم کے زمانہ کی برکت اور
صحابہ رضوان الله علیہم کے دل کی سلامت کہان سے لائین

وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ
وهمین هست حال پسینیان ناخواندگان را
وقتیکه لاحق شوند باصحاب او ست غالب
باحکمت یعنے متاخران خوانده باشند
یا ناخوانده وقتیکه مسلمان شوند وقصد
پیروی اصحاب نمایند وقرآن وحدیث
را بشنوند برائے پاک گردیدن آنها
همین قرآن وحدیث کفایت میکند ونیز
میفرماید لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ
مُّدَّکِرٍ وبر آئینه آسان کردیم ما قرآن را
برائے پند گرفتن پس آیا هیچ پندگیرنده هست
این چگونه آسانی هست که کافیه خوانان
وشافیه دانان در فهم معانیش اظهار عجز
مینمایند وبدویان عرب بهره ور میشوند
وعلاوه ازینجا بجائے میفرماید اَفَلَا
یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ آیا پس فکر نمیکنند
قرآن را اگر آسان نیست پس در ان
چگونه تامل کرده آید اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا
آیا بر دلها قفل آن دلهاست یعنی باوجودیکه
بر دل قفل ندارند چه گمراهی هست که بتامل
آن همت نمی گمارند ونیز احادیث
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم سخنان
روزمره وسهل وقریب از فهم بودند که

جو قرآن وحدیث کے معنے بخوبی سمجھہ سکین اونکے
جواب مین حق تعالی فرماتا ہی وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا
بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ یعنی یہی پچھلے ان پڑھون
کا حال ہی جبکہ وہ اپنے یارون سے ملین اور وہ غالب حکمت
والا ہی یعنی پچھلے لوگ خواہ پڑھے ہوئے ہون یا ان پڑھہ
مگر جبکہ وہ مسلمان ہون اور اصحاب کے طریقہ کی پیروی
کا ارادہ کرین قرآن وحدیث کو سنین تو اونکے
بھی پاک کرنے کے لئے یہی قرآن وحدیث کافی
ہوسکتی ہین اور بھی فرماتا ہے وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ
لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ البتہ ہم نے قرآن کو نصیحت
کے واسطے آسان کردیا پس کیا کوئی نصیحت لینے
والا ہی یہہ کیون کر آسانی ہوسکتی ہی کہ کافیہ پڑہنے
والے اور شافیہ جاننے والے تو اسکے معنی سمجھنے سے عجز
ظاہر کرتے اور عرب کے جنگلی لوگ اسکی حقیقت سے
بہرہ ور ہوتے ہین اسکے علاوہ ایک جگہ یون فرماتا
اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ کہ قرآن مین کیون
نہین فکر کرتے پس اگر قرآن مجید آسان نہو تو اوسمین
فکر کیونکر کیا جائے اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا یا
اونکے دلون پر قفل لگے ہوئے ہین یعنے باوجودیکہ
دلون پر قفل نہیں لگے ہوئے ہین پھر بھی کیسی
گمراہی ہے کہ قرآن کے فکر مین زور نہین لگاتی
اسیطرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین روزمرہ
کی بول چال اور آسان قریب الفہم باتین ہین

ہر اعرابی آنرا شنیدہ بکار دینی و دنیوی
بران عمل نمود سوای قال یقول حدیث را
چیزے مشکل نیست کہ مردمان آنرا
گران میدانند و بسوئے آن التفات
نمیکنند خصوصاً باین زمانہ کہ موضوع و ناموضوع ممتاز
گشت و قوی از ضعیف جدا شدہ و علی
حسب مدارج در کتب مدون گشت و
برای ہر مطلبے علیحدہ علیحدہ باب و فصل مقرر نمودہ
شد و تحقیق اینست کہ عجمی را دانستن ترجمہ اول
ضروریست بعدہ اگر بر تمام لطائف و نکاتش
اطلاع نمیتوان یافت از دراک اوامر و نواہی
ہم نمیتوان گذشت و اینقدر برای نجات در
آخرت کفایت میکند و بس

فصل دوم

در بیان حقیقت کرامت باید دانست کہ کرامت
اولیا حق است و منکر آن از ایمان حلاوتی ندارد
خرق عادتیکہ از انبیا ظاہر شود آنرا در عرف
شرع معجزہ میخوانند و اگر از دیگر بزرگان پدید
آید کرامتش مینامند و منشاء ہر دو یکے است
یعنی قرب بارگاہ الٰہی اما ظہور معجزہ و کرامت
باختیار بزرگان نیست بلکہ باختیار و قدرت
خدای عزوجل است و بزرگان بذات خود قوت
کردن آن نمیدارند و اگر قوتش بذات بزرگان
باشد آنرا کرامت نگویند مثالش آنکہ اگر پہلوانے

کہ جس نے کبھی نہیں سنا دینی اور دنیوی کام
مین اوس پر عمل کیا قال یقول کو علاوہ حدیث مین اور
کوئی چیز بھی زیادہ مشکل نہیں جسکو بعض آدمی مشکل اور
گران جان کر توجہ نہیں کرتے خاص کر
اس زمانہ مین تو علم حدیث بہت ہی آسان ہو گیا
ہی کہ موضوع حدیث ناموضوع سے ممتاز اور قوی
ضعیف سے جدا ہو گئی اور مراتب کے موافق کتابوں مین
جمع کر دی گئی اور ہر مطلب کے واسطے جدا جدا باب اور
فصلین مقرر کی گئی ہین تحقیق مقام یہ ہی کہ غیر عربی
شخص کو اول ترجمہ کا جاننا ضروری بات ہے پھر اگر
اوسکی تمام لطائف و نکات پر اطلاع پا سکے تو اوسکی
احکام منہیات کو دریافت کرنے سے بھی نہ گذری اور
اسقدر عالم آخرت مین نجات کے لئے کفایت کرتا ہی اور بس

دوسری فصل

کرامت کی حقیقت کو بیان مین
جاننا چاہئے کہ اولیا کی کرامت برحق ہے اور اوسکا منکر
ایمانی حلاوت سے محروم ہی جو بات خلاف عادت کے پیغمبرون سے ظاہر
ہوتی ہی اوسی شرع کی عرف مین معجزہ کہتے ہین اور پیغمبر کے
علاوہ جو اور بزرگون سے صادر ہوتی ہی اوسکا نام کرامت کہتے
ہین مگر منشا دونو نکا ایک ہی ہی یعنی جناب الٰہی کا قرب لیکن
واضح رہے کہ معجزہ اور کرامت کا ظہور بزرگون کی اختیار مین
نہین ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی اختیار و قدرت مین ہے
بزرگ لوگ اپنی ذات مین اوسکی قوت ہرگز نہین رکھتی
کیونکہ اگر بزرگون کی ذات مین اوسکی قوت ہوگی تو اوسکو کرامت

قوی و زور آور سنگ گران بار و ثقیل بردارد
برکرامتش دلیل نمیدارند بسبب اینکه قوت و قدرت
بار برداری بذات او موجود است و اگر همان
سنگ را طفلے ضعیف و نحیف که قوت تحمل بار
گران نداشت بردارد بر کرامتش دلیل است
بسبب اینکه آن شخص ضعیف بذات خود طاقت
برداشتن نمیداشت اما وقتیکه دست بسنگ
برد و قصد برداشتن کرد خدائے عزوجل
قوت خود را متوجه حال آن بنده ضعیف کرد
و سنگ از قدرت الهی از جا برداشته شد از
همین سبب معلوم شد که آن بنده یکے از
مقبولان بارگاه خدا است که او تعالی قوت
خود را متوجه بحال آن بنده میکند و بکارها اعانت
و جانبداری او میفرماید پس هر کار عجیب
از دستش برآید محل تعجب نیست که قوت حق
شریک حال دارد و اگر انجام کاری از کارها
آسان هم صورت نه بندد جائے شکایت نه
که عجز بشری در پیش افتاده مولانا در مثنوی
میفرماید بیت اولیا را هست قوت از اله
تیر جسته باز گرداند زره نفرموده که اولیا
بذات خود قدرت دارند بلکه آنها را قدرتے
هست از خدا تعالی یعنی قدرت الهی شریک
حال و مددگار خود دارند بسبب اینکه خداوند

لکھین گر اسکی مثال یون سمجھنی چاہیئے کہ جب کوئی قوی اور
زور آور پہلوان کسی بھاری اور بوجھل پتھر کو اوٹھا لیگا
تو یہ اوسکی کرامت پر دلیل نہو گی کیونکہ اسقدر بوجھ اوٹھانے
کی قدرت اسکی ذات مین موجود ہے البتہ اوسی پتھر کو
ایک ضعیف اور کمزور بچہ جو اس بھاری بوجھ کی برداشت
نہین رکھتا اوٹھالے تو یہ اوسکی کرامت کی واضح دلیل ہے
کیونکہ یہ ضعیف شخص ہرچند کہ اپنی ذات مین اوسکی
اوٹھانے کی طاقت نرکھتا تھا مگر جب پتھر کو قریب
ہاتھ گیا اور اوسکے اوٹھانیکا ارادہ کیا تو خدا تعالی
نے اپنی قوت کو اس ضعیف بندہ کے حال کی
طرف متوجہ کیا اور قدرت آلہی سے وہ پتھر جگہ سے اوٹھایا
گیا اسیوجہ سے معلوم ہوا کہ وہ بندہ خدا کی جناب مین
مقبول ہے کہ وہ علام الغیوب اپنی قدرت اس بندہ
بندہ کیجانب متوجہ کرتا اور تمام کامون مین اوسکی
مدد اور جانبداری فرماتا ہے پس ایسے شخص سے
عجیب عجیب کام سرزد ہوتے ہین وہ جائے تعجب نہین ہے
کیونکہ خدا کی قدرت اپنے شریک حال رکھتا ہے اگر آسان
سہل کامون مین بھی کوئی کام حاصل نہو تو شکایت کی
جگہ نہین ہے یہ کہ عجز بشری موجود ہے مولانا روم مثنوی
مین فرماتے ہین بیت اولیا را ہست قوت از اله تیر جسته
باز گرداند زراه یعنی اولیا کو خدا کیطرف سے وہ طاقت ہے کہ اونکی
تیر کو ستہ سے پھیر دینے [illegible] نہین فرمایا کہ اولیا بذات خود قدرت
رکھتے ہین بلکہ یہ کہ خدا کی طرف قوت ہے یعنی یہ لوگ خدا
کی قدرت اپنی مددگار اور شریک حال رکھتے ہین اسسبب کہ خدا تعالی

عالم از آنها کمال راضی و خورسند است
لاجرم محبت بزرگان بدل سعادت منزل
خود باید داشت و تعظیمات ایشان بجای باید
آورد بر وجه شرع و نام آنها جز به نیکی یاد
نباید کرد و اگر شرف ملاقات بدست آید شرط
خدمت بجان و دل بجا می باید آورد و هدیه و تحفه
دریغ نباید داشت و اگر در کتب ایشان سخنی
رفته باشد که با قرآن و حدیث موافقت نکند
دفعةً مهرهٔ اعتقاد از بساط بزرگی ایشان نباید
چید مصرع خطای بزرگان گرفتن خطاست
بلکه کلام شان را تاویل کرده موافق از قرآن
و حدیث باید کرد یا محمول بر کلمات سکر و افراط
محبت حق نماید اگر کلام صحاب طریقت است
و مبنی بر خطا فی الاجتهاد کند اگر گفتهٔ ارباب
شریعت است چرا که در اجتهاد خطا از همه اکابر
میرود چون که معصوم سوای انبیا دیگری نیست
و زنهار زنهار چنان نکنند که قرآن و حدیث
تاویل کرده از کلام بزرگان موافق نمایند
اینچنین حرکات مسلمان را از ایمان بیرون
می کشد و مقصود اصلی اتباع قرآن و حدیث است

فصل سوم در بیان اشراک فی العقیده

و آن اینست که صفات پروردگار در پیران
و پیغمبران یا جن و پری یا ملائکه یا دیگر مخلوقات

انسے نہایت راضی اور خوش ہے پس بزرگوں کی
محبت اپنی سعادت کے بہرے دل میں ضرور رکھنی چاہئے
اور اونکی تعظیم شرع کے موافق بجالانی چاہئے اور اونکا
نام بجز نیکی کے یاد نہ کرنا چاہئے اگر اونکی شرف ملاقات
میسر ہو جائے تو جان و دل سے خدمت کی شرط بجالانی
چاہئے اور کوئی تحفہ و ہدیہ دینے دریغ نہ رکھنا چاہئے
اور اگر اونکی کتابوں میں کوئی ایسی بات جو قرآن و
حدیث کے موافق نہو پائی جائے تو دفعۃً اعتقاد کا مہرہ
اونکی بزرگی کے بچھونے سے چن لینا نچاہئے یعنی فوراً بد دلی
اور بد اعتقادی ظاہر نکرے کیونکہ بزرگوں کی خطا
پکڑنی عین خطا ہے بلکہ اونکے کلام کی تاویل کرکے
قرآن و حدیث کے موافق کرنا چاہئے یا کلمات سکر اور
حق تعالیٰ کی افراط محبت پر حمل کرے اگر یہ صحاب طریقت
کا کلام ہے او خطا فی الاجتہاد پر اطلاق کرے اگر شریعت
والوں کا قول ہے کیونکہ تمام بڑے لوگوں سے اجتہاد میں
خطا ہو سکتی ہے وجہ یہ کہ انبیاء کے علاوہ اور کوئی بھی معصوم
نہیں ہے لیکن ایسا ہرگز نکریں کہ قرآن و حدیث کی
تاویل کرکے بزرگوں کے کلام کے موافق کرنا چاہئے کس لئے
کہ اس قسم کی باتیں مسلمانوں کو اسلام سے خارج کر دیتی ہیں اصلی
مقصود تو قرآن و حدیث ہی کی پیروی ہے

تیسری فصل

عقیدہ میں شرک کرنیکے بیان میں اشراک فی العقیدہ یہ ہے کہ
خداتعالیٰ کے اوصاف در رزق و روزی و دنیا و اولاد عطا کرنا
آسمان و زمین میں تصرف کرنا) پیر و پیغمبر جن پری فرشتوں یا اور مخلوق

ثابت کنند اگرچه اندک باشد مثلاً تصرف در زمین
و آسمان بس هر که پندارد که انبیا یا ملائکه یا دیگر غیر الله
را اختیار است که آب از آسمان ببارند و دانه
از زمین برآرند یا کسی را اولاد دهند یا بکشند یا
کور و کر بکنند یا ضرری دیگر برسانند یا رزق
و مال و دولت دهند پس صاحب این عقیده
مشرک است پس ندا کردن غیر الله را که فلان
حاجت من برآر کفر محض است که میفرماید
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ خاص ترا
عبادت می کنیم و خاص از تو مدد میخواهیم
بیت من آدم مدد میخواهم ٭ غیر حق نیست
سوی کس راهم ٭ رسول خدا صلی الله علیه وسلم
که محض برهنمونی بسوی حق آمده بود بحق او
میفرماید إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ
اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ تو هدایت نمیکنی هر کرا
دوست میداری لیکن خدا هدایت میکند هر کرا
میخواهد معلوم شد که سوای او تعالی هدایت هم
بدست کسی دیگر نیست و علی هذا القیاس کدام
اولیا و انبیا و ملائکه را امروز و فردا روز قیامت دخل و تصرف
نخواهد شد تا کسی را بجنت برند و کسی را بدوزخ
چنانچه او تعالی میفرماید یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ
لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ مالک نخواهد
شد کسی از کسی هیچ چیز حکم آن روز در دست

ثابت کرے اگرچہ تھوڑا ہی ہو پس جو شخص یہ بات کا
اعتقاد کرے کہ انبیا یا ملائکہ یا کوئی اور خدا کے سوا آسمان سے
پانی برسانے زمین سے دانہ نکالنے کسیکو اولاد دینے یا مار
ڈالنے یا اندھا بہرا کرنے یا دوسرے کو ضرر و نقصان پہنچانے
یا رزق و مال و دولت دینے کا اختیار ہے تو ایسے عقیدہ والا
مشرک ہے پس اللہ کے سوا کسی اور کو یا نبیکو پکارنا کہ اے شخص
میری حاجت روا کر خالص کفر ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ یعنے ہم خاص تجھکو
پوجتے اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں آدمی ہے یار نہیں چاہتا
خدا کے سوا کسی کیطرف میری راہ نہیں ہے خدا تعالی
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف جو صرف خلق
کی ہدایت کے واسطے حق کیطرف سے آئے تھے ارشاد فرماتا ہے
إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي
مَن يَشَاءُ یعنی تم اے محمد جسکو چاہو راہ پر نہیں لگا سکتے
لیکن خدا جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے معلوم ہوا کہ خدا کے
سوا کسی اور شخص کے ہاتھ میں ہدایت کی باگ نہیں ہے
علی ہذا القیاس کسی نبی اور ولی اور فرشتے کو قیامت میں
کسی قسم کی تصرف اور دخل کی گنجایش نہو گی تا کہ
کسیکو جنت اور کسیکو دوزخ میں لیجائے دیکھئے حق تعالے
فرماتا ہے یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا
وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ یعنے قیامت کے دن کوئی
کسی کا کسی چیز میں مالک نہو گا اوس دن ہر چیز
کا حکم خدا ہی کے لئے ہو گا قیامت کا دن

خدا است بروز قیامت مادر و پدر را اولاد را نخواهند پرسید و اولاد روی مادر و پدر نخواهد دید و استادان از شاگردان بیگانه خواهند شد و پیران از پیش مریدان روانه و متبوعان از تابعان بیزار خواهند گشت و تابعان با متبوعان در کارزار اما حال شفاعت را باید فهمید که هم چنانکه بدنیا اکثر حال شفاعت می بینند بآخرت نیز همین قسم گمان می برند مثلاً پادشاه بدزدی اشاره فرمود که دستش ببرند وزیری یا دیگری از ارکان دولتش شفاعت کرد پادشاه اندیشه نمود که اگر شفاعت شان قبول نکنم خللی بسلطنت ما هم میرسد ناچار ملک اراده خود را بسبب شفاعت آنها باز گردانید یا زن پادشاه رو بشفاعت می آرد و باعث محبت آن محبوبه ملک جبر بر خود اختیار نماید و دزد را خلاص میفرماید پس باید اندیشید که درین اقسام رد خواهش لازم می آید و جبر پیدا میشود بروز آخرت بحضور آن مختار محض این معامله چگونه واقع خواهد شد که میگویند لَا رَادَّ لِقَضَائِهٖ باز گرداننده نیست کسی خواهش او تعالی را اما مردمان معنی شفاعت همین می فهمند که شخصی قصد انتقام می کند و بسبب مانع دیگر عمل خود را نمیتواند کرد پیش خدا تعالی این معنی هرگز نیست شان او پاک

ایسا ہولناک ہوگا کہ ماں باپ اولاد کو نہ پوچھینگے اور اولاد ماں باپ کا منہ نہ دیکھیگی استاد شاگردوں سے بیگانے ہونگے پیر مریدوں کے سامنے سے چلتے ہونگے دنیا میں جنکی پیروی کی جاتی ہے وہ اپنے فرمانبرداروں سے بیزار ہونگے اور فرمانبردار لوگ اون سے جنکی یہہ اطاعت کرتے تھے لڑینگے اب کچھہ شفاعت کا حال سمجھنا چاہیئے آدمی جسطرح دنیا میں اکثر اوقات شفاعت کا حال دیکھتے ہیں اسیطرح آخرت میں بھی شفاعت کا گمان کرتے ہیں مثلاً بادشاہ نے ایک چور کے ہاتھ کاٹنے کا اشارہ فرمایا کہ وزیر یا ارکان دولت میں سے کسی اور شخص نے اوسکی سفارش کی بادشاہ نے خیال کیا کہ اگر میں انکی سفارش قبول نہیں کرتا تو میری سلطنت کو خلل عظیم پہونچتا ہے ناچار بادشاہ نے اونکی سفارش کی وجہ سے اپنے قصد اور ارادہ کو باز رکھا یا بادشاہ کی جورو اوسکی سفارش کرتی ہے اور بادشاہ اوس محبوبہ کی محبت کے سبب اپنے جبر اختیار کر کے چور کی رہائی کرتا ہے سو خیال کرنا چاہیے کہ ان باتوں میں خواہش کا رد کرنا لازم آتا ہے اور جبر پیدا ہوتا ہے قیامت کے دن اوس قادر مختار کی جناب میں اس قسم کا معاملہ کسطرح واقع ہونے لگا کیونکہ لوگ کہتے ہیں لَا رَادَّ لِقَضَائِهٖ کہ اوسکی خواہش و ارادہ کو کوئی پھیر نہیں سکتا یا آدمی شفاعت کے یہ معنی سمجھتے ہیں کہ ایک شخص بدلہ لینا چاہتا ہے مگر دوسرے کی ممانعت کی وجہ سے بدلہ نہیں لے سکتا

است ازین نقصان صریح و همین مضمون را
قرآن رو میفرماید وَاتَّقُوا یَوْمًا لَا تَجْزِی نَفْسٌ
عَنْ نَفْسٍ شَیْئًا وَلَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا
یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ یُنْصَرُونَ و بترسید
ازان روز که جزا داده خواهد شد شخصی از شخصی در
هیچ چیز و قبول نکرده خواهد شد از کسی شخصی شفاعت
و گرفته نخواهد شد از شخصی بدله و نه ایشان مدد کرده
خواهند شد و بعضی میگویند که این آیت و مثال
دیگران در حق کافران با وجودیکه لفظ لا نکره است
که دلالت بر عموم میکند برای دفع شبه ایشان
خدا تعالی خطاب بمومنین میفرماید یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ
یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ
ای مومنان نفقه کنید از آنچه که رزق داده ام
شمارا پیش ازانکه بیاید روزی که نه بیع است و را
روز یعنی فروختن گناه و خریدن نیکی نخواهد شد
و کسی بسبب دوستی بخشنده نخواهد شد و کسی را
شفاعت کسی نفع نخواهد کرد چرا که در قبول
شفاعت مذکوره جبر لازم می آید و معلوم
شد که این آیت در حق مومنان فرموده اند
چرا که خطاب بآنها است و شفاعت را قسمی
است دیگر که دران جبر لازم نمی آید مثال آنکه
وزدی خوشنویس را بحضرت بادشاه حاضر

سو خدا کی حضور میں یہ بات ممکن نہیں ہے اوسکی شان
تو اس قسم کو صریح نقصان سے پاک ہے چنانچہ خدا تعالیٰ اس مضمون
کو قرآن مجید میں ذکر فرماتا ہے وَاتَّقُوا یَوْمًا لَا تَجْزِی نَفْسٌ
عَنْ نَفْسٍ شَیْئًا وَلَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا یُؤْخَذُ
مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ کہ اے لوگو اوس دن سے
خوف کرو جسمیں کوئی نفس کسی نفس سے کچھ بھی کفایت
نہ کریگا نہ اوسکی سفارش مقبول ہوگی نہ کسی سے بدلہ
لیا جائیگا اور نہ وہ مدد دیے جائینگے مگر بعضے آدمی
کہتے ہیں کہ یہ آیت اور اس جیسی اور آیتیں کافروں کے
حق میں اتری ہیں حالانکہ لفظ لا نکرہ آیا ہے جو عموم
و شمول پر دلالت کیا کرتا ہے پس اونکا اس شبہ کے دفعیہ
میں خدا تعالی مومنوں کو خطاب فرماتا ہے کہ اے ایمان
والو جو چیز ہم نے تم کو دی ہے اوسمیں سے خرچ کرو اوس دن
کے آنے سے پہلے جسمیں یعنی نہ تو گناہ بیچکر نیکی خریدی جائیگی
اور نہ کوئی شخص کسی کی دوستی کی وجہ سے بخشا جائیگا
اور نہ کسی کی سفارش نفع دیگی کیونکہ اس قسم
کی شفاعت کے قبول کرنے میں جبر لازم آتا ہے پس
واضح ہوگیا کہ یہ آیت مسلمانوں کے حق میں نازل
فرمائی ہے کیونکہ خطاب انہیں سے ہوا ہے شفاعت
کی ایک دوسری قسم بھی ہے جسمیں جبر لازم نہیں آتا
اوسکی مثال یوں سمجھنی چاہیے کہ ایک خوشنویس
چور کو بادشاہ کے دربار میں لوگوں نے
حاضر کیا بادشاہ نے اوسکے ہاتھ کاٹنے کا

آوردند پادشاه دست بریدنش اجازة فرموده
شخصے دیگر بحضور ملک ظاهر نمود که این گنهگار خط
خوش می کشد اگر دستش ببرند خوشنویس باین
مملکت باقی نماند از شنیدن این خبر ارادهٔ پادشاه
خود بخود مبدل شود بغیر آنکه کسے دیگر بروی جبر کند
بلکه شخصے دیگر یکے از اوصاف بیان میکند که شاه
ازوی غافل بود خدائے عزوجل فرمود که این قسم شفاعت
هم بروز قیامت واقع نخواهد شد وَيَعْبُدُونَ
مِنْ دُونِ اللهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَ
يَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللهِ قُلْ
أَتُنَبِّئُونَ اللهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا
فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ
وعبادت میکنند سوائے خدائے آنرا که نه ضرر
میرسند ایشانرا ونه نفع میرسانند ایشان را
ومیگویند که ایشان شفاعت کنندگان مااند
نزد خدا تعالی بگو آیا آگاه خواهید کرد خدا را بآن
چیز که نمیداند در آسمان و نه در زمین پاک و برتر است
خدا تعالی از آن چیز که شریک میکنند یعنی عالم الغیب
است هر چیز را که در زمین و آسمان است خوب میداند
و بندگان آفریدهٔ او هستند نیز خوبیها و عیبهائے
هر بنده را خوب میداند حاجت بیان دیگران
نیست پس بهر صورت شفاعت اگرچه جبر لازم
نمے آید بالاعلمی و نادانی آن عالم الغیب والشهادة

حکم فرمایا مگر ایک اور شخص نے بادشاہ کے حضور
میں عرض کی کہ یہ گنہگار خط خوب لکھتا ہے اگر اسکے
ہاتھ کاٹے جائیں گے تو اس شہر میں خوشنویس
باقی رہے گا اس خبر کے سننے سے بادشاہ کا
ارادہ خود بخود بدون اسکے کہ کوئی اوس پر جبر
کرے بدل جاتا ہے اور کسی قسم کا جبر لازم نہیں آتا اتنی بات ضرور
ہے کہ ایک شخص مجرم کے وصفوں میں سے ایک ایسا وصف
بیان کرتا ہے جس سے بادشاہ غافل تھا خدا تعالی
نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہماری جناب میں
اس قسم کی بھی سفارش واقع نہو گی چنانچہ فرمایا
اور خدا کے علاوہ اونکو پوجتے ہیں جو نہ انہیں
نہ ضرر دیتے ہیں نہ نفع پہنچاتے ہیں اور کہتے
ہیں کہ یہ خدا تعالی کے پاس ہماری شفاعت
کرنے والے ہیں اے محمد تم کہدو کیا آگاہ کرتے ہو
خدا کو اوس چیز سے جسکو آسمان و زمین میں
نہیں جانتا خدا تعالی پاک اور بزرگ ہے اوس
چیز سے کہ شریک کرتے ہیں یعنی جو چیز زمین
اور آسمان میں ہے خدا اوسے خوب جانتا ہے
کیونکہ وہ عالم الغیب ہے اور سب بندے اوسکی مخلوق
ہیں نیز وہ ہر بندہ کی بھلائی برائی خود ہی
خوب جانتا ہے اسکے سامنے دوسروں کی بیان
کرنے کی کوئی بھی حاجت نہیں پس اس قسم کی شفاعت
میں ہر چند کہ جبر لازم نہیں آتا لیکن اوس عالم الغیب والشہادۃ

لازم می آید تعالی شانه ونیز شفاعت را طوری
است دیگر مثالش آنکه چهار دزدان بیکبار بحضرت
پادشاه گرفتار آمدند سه ازان بکار دزدی چالاک
واز غضب سلطانی بی باک و یکی ازان مرد بیچاره گاری
که اتفاقاً باغوای شیاطین باین فعل قبیح گرفتار آمد
آب از دیده همین ریزد و سر از ندامت عصیانش
بر نمیدارد پادشاه معلوم کرد که این بیچاره ناگهانی
باین فعل قبیح گرفتار آمده و دزدی را شعار خود مقرر
نه نموده رحمت پادشاه بسوی عفو تقصیرش
متوجه میشود اما آئین سلطنت تقاضا نمی کند
که یکی را ببخشند و دیگران را دست ببرند آنگاه
پادشاه خود سببی میجوید و بسوی یکی از چاکران
دولت باخفا اشاره می فرماید که بحق فلان
روی شفاعت بیار تا به بخشم بمجرد فهم این اشاره
یکی از مقربان مجلس جبین شفاعت می ساید
که این گنهگار را بجا علاقه ای هست اگر از تقصیرش
درگذرند احسان بر احسان است بمعاینه این
حال ملک از انتقامش درگذشت در این صورت
شفاعت جبر بر پادشاه نیست بلکه عین رضا
وخواهش او همین بود که واقع شد پس در روز قیامت
همین صورت متحقق خواهد شد که بآن اشاره میفرماید
مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ کیست
که شفاعت کند نزد خدا تعالی مگر باجازتش

کی بے علمی اور نادانی لازم آتی ہے اور اسکی شان
اس سے برتر ہے۔ شفاعت کا ایک اور بھی طریقہ
ہے جسکی مثال یہ ہے کہ چار چور دفعۃً بادشاہ کے سامنے
گرفتار ہو کر آئے تین تو انمیں سے چوری اور عیاری
کے فن میں نہایت ہوشیار اور سلطانی غضب سے
بے باک تھے اور ایک ان میں بیچارہ گار آدمی تھا جو اتفاقاً
شیطان کے مکر و فریب میں آکر اس بُرے فعل میں
مبتلا ہو گیا تھا اب بادشاہ کے حضور میں آنکھوں سے
آنسو بہاتا اور گناہ کی شرمندگی سے سر اوپر نہیں
اُٹھاتا ہے جب سے بادشاہ نے معلوم کر لیا کہ یہ بیچارہ
اس بُرے فعل میں ناگہاں گرفتار ہو گیا ہے اپنی چوری
کا پیشہ مقرر نہیں کیا اسوقت بادشاہ کی مہربانی
کو اسکی عفو تقصیر کیطرف متوجہ ہوتی ہے مگر سلطنت کا
قانون اسبات کو نہیں چاہتا کہ ایک کو بخش دیں
اور اوروں کو ہاتھ کاٹیں اسوقت بادشاہ خود کوئی
سبب ڈھونڈتا اور حاضرین دربار میں سے ایک شخص کیطرف خفیہ
اشارہ کرتا ہے کہ تو فلاں شخص کی سفارش کر تا کہ میں
اسے بخش دوں اس اشارہ کے سمجھتے ہی مقربان مجلس
میں سے ایک شخص شفاعت کی پیشانی زمین پر گھستا ہے کہ
اس مجرم کا ہم سے تعلق ہے اگر آپ اسکی تقصیر کو معاف
فرمائیں گے تو احسان پر احسان ہوگا یہ حال دیکھ کر
بادشاہ بدلہ لینے سے درگذر کرتا ہے پس ایسی قسم کی
شفاعت میں بادشاہ پر کوئی جبر لازم نہیں آتا ہے

پس ہیچ کس تا اجازتش نخواہد شد سفارش او جلوگیر
خواہد شد ونعوذ باللہ اگر ارادۂ الہی بانتقام کسی
متعلق خواہد شد کہ طاقت دارد کہ دم شفاعت
بزند خدائے عزوجل را راضی باید نمود کہ شفاعت
ہم بدست او وبحقیقت شافع نیز ہمون ذات
پاک است پس بسوئے ہمین معنی اشارہ می فرماید
قُلْ لِّلّٰہِ الشَّفَاعَۃُ جَمِیْعًا بگو اے محمد خاص
برائے خدا است شفاعت ہمہ یعنی شفاعت
ہم بدست کسی دیگر نیست اینست حال شفاعت
کہ بسیارے از نادان حقیقتش نمی فہمند و
طاعت غیر را از طاعت خدا تعالی زیادہ تر
میدانند پس ہیچ یکے را از انبیاء و اولیاء قادر
بر نفع و ضرر رسانیدن در دین و دنیا ندانند ہمین
معنی ازین آیہ مقصود است قُلْ لَّا اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ
نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَلَوْ کُنْتُ
اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا
مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ
لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ بگو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ نمی توانم برائے خود نفع و ضرر رسانیدن
مگر آنچہ کہ خدا خواستہ است و اگر من دانستمے
علم غیب را ہر آئینہ بسیار جمع کردمی از جنس منفعت
و نرسیدے مرا ہیچ سختی نیستم من مگر آنکہ بیم کنندہ
و مژدہ دہندہ برائے گروہے کہ یقین میدارند

بلکہ اوسکی رضا اور خواہش اسمین تھی جو واقع ہوا
سو قیامت کو دن شفاعت کی یہی صورت متحقق
ہوگی جسکی طرف یون اشارہ فرماتی ہین مَنْ
ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ کہ کون شخص ہی
جو خدا تعالی کو پاس سفارش کرے مگر اوسکی اجازت
کی ساتھ پس جس شخص کے حق مین اوسکی اجازت
ہوگی اوسکی سفارش جلوہ گر ہوگی اور اگر عیاذا باللہ
ارادۂ الہی کسی سے بدلہ لینے پر متعلق ہوگا تو کسکو
طاقت ہوگی جو اوسکی حضور مین شفاعت کا دم
مارے پس خدا تعالی کو راضی کرنا چاہیے جسکے ہاتھ
مین شفاعت کی باگ ہے اور درحقیقت سفارش
کرنیوالی بھی وہی پاک و بے پروا ذات ہے چنانچہ
اسی معنی کیطرف اشارہ فرماتی ہین قُلْ لِّلّٰہِ الشَّفَاعَۃُ
جَمِیْعًا کہ اے محمد تم کہدو کہ خاص خدا ہی کے واسطے تمام
سفارش ہے یعنی شفاعت بھی کسی دوسرے کو ہاتھ مین
نہین ہے یہ شفاعت کا حال ہے جسکی حقیقت وہ نہیں سمجھے
اکثر نادان لوگ نا واقف ہیں اور غیر خدا کی فرمانبرداری کو خدا کی فرمانبرداری
سے زیادہ تر جانتے ہین پس مسلمان کو چاہیے کہ پیغمبر
اور ولیون مین سے کسیکو بھی دین و دنیا کے نفع و ضرر پہنچانی
پر قادر نہ سمجھے چنانچہ یہی معنی اس آیت سے مقصود ہین
قُلْ لَّا اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ
وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا
مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ

حاصل آنست کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
باوجودیکہ رسول اند طاقت ندارند کہ منفعتے
بجان خود برسانند و ضرر را از ضرر باز دارند و نیز حق تعالی
فرمود کہ بگو اے محمد کہ من علم غیب ہرگز نمیدانم این مخصوص خاص خدا
است اگر من دانستمے علم غیب را پس منفعت بسیار جمع کردمے
و ہیچ ضرر بمن نرسیدے مثلاً اگر دانستمے کہ اسپ
من فردا خواہد مرد بدست کافرے فروختمے و اگر
دانستمے کہ بروز جنگ احد شکست خواہد شد
آنروز جنگ نکردمے ما را چندانکہ شمایان میدانید
کہ پیغمبر ما گاہے کہ یاد میکنیم میشنود و ہر چیز آیندہ و غایب
از نظر را میداند غلط محض است من ازین قسم
نیستم کار من ترسانیدن از عقوبت الٰہی و
مژدہ دادن از نعمتہائے غیر متناہی است
فقط آنکسان را کہ سخن ما باور میدارند کسے
نمیداند کہ پس پشت ما چیست و شام چہ
ظاہر خواہد شد و نیز در آیہ دیگر میفرماید وَلَا
یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ
و احاطہ نمی کنند مردمان ہیچ چیز کہ در علم خدائے
است مگر ہمان قدر کہ خدائے خواست معلوم
شد کہ ہرچہ در علم پروردگار است غایب از نظر
بندہ است ہیچ چیز ازان بندہ را معلوم نمیشود
مگر ہر قدر کہ خدا خواہد ہمان قدر علم میدہد پس
این ہم باختیار خدا است نہ باختیار بندہ تا ہرچہ

کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرما دیجیو کہ میں اپنے لئے نفع
و ضرر پہنچانیکی طاقت نہیں رکھتا مگر جو خدا نے چاہا اور اگر میں
علم غیب جانتا تو منفعت کی جنس سے بہت کچھہ جمع کر لیتا
اور مجھہ کو کوئی سختی نہ پہنچتی میرا کام بجز اسکے اور کچھہ نہیں
کہ میں ڈرانے والا اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں انکو
خوشی سنانے والا ہوں اسکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ خدا کے رسول ہیں مگر تب بھی
اپنی جان کو نفع پہنچانے اور ضرر سے باز رکھنے کی طاقت نہیں
رکھتے نیز حق تعالی فرماتا ہے کہ اے محمد تم کہہ دو کہ میں ہرگز علم
غیب نہیں جانتا یہ تو محض خدا کا خاصہ ہے اگر میں علم غیب جانتا
تو بہت سی بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھہ کو کوئی نقصان بھی
نہ پہنچتا مثلاً اگر میں جانتا کہ کل میرا گھوڑا مر جائیگا
تو اوسے کسی کافر کے ہاتھ بیچ ڈالتا اور اگر مجھے علم ہوتا کہ جنگ
احد میں شکست ہوگی تو اوس روز جنگ نہ کرتا تم
جو ہمارے ساتھ یہ اعتقاد رکھتے ہو کہ جسوقت ہم اپنے پیغمبر
کو یاد کرتے ہیں وہ سن لیتا ہے اور ہر آنیوالی چیز کو یا جو
نظر سے غائب ہے اوسے خوب جانتا ہے محض غلط اور بیہودہ ہے
میں اس قسم کا آدمی نہیں ہوں میرا کام تو عذاب الٰہی
سے ڈرانا اور غیر متناہی نعمتوں کی خوشخبری سنانا ہے اور
یہ بھی صرف انہیں لوگوں کو جو ہماری باتوں پر یقین
رکھتے ہیں کوئی اتنا بھی نہیں جانتا کہ ہماری پیٹھ پیچھے
کیا ہے اور شام کو کیا ظاہر ہوگا نیز دوسری آیت میں
فرماتا ہے وَلَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ کہ وہ بھی

بخواہد بفہمد

فصل چہارم دربیان شرک فی العبادات

باید فہمید کہ تعظیما تیکہ برائی حق تعالیٰ مقرر کردہ اند آنرا عبادت میگویند اگر آن تعظیم را شارع مقرر فرمودہ واگر جماعت دیگر مقرر کردہ باشد ملحق بعبادت می نامند پس تعظیمیکہ خدا تعالیٰ را بجا می آرند بمخلوق نباید کرد کہ میفرماید وَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ پس مگردانید برائے خدا تعالیٰ ہمسران در عمل باوجودیکہ شما میدانید کہ کسے ہمسر خدا تعالیٰ نیست یعنی شما یان در عقیدۂ خود کسی را برابر بمرتبہ خدا نمیدانید لیکن در تعظیمات برابر میکنید از وقت آدم تا این دم باین طور کافرے پیدا نشدہ کہ دو خدا گفتہ باشد یا کسے مخلوق را در مرتبہ برابر خدا تعالیٰ دانستہ باشد در علم خود لیکن ہمین قدر میدانند کہ بزرگان را بسبب قرب در کارخانہ الٰہی دخل ثابت و بسبب کثرت ریاضت اند کے از صفات باریتعالیٰ در ایشان پیدا گشتہ مثلاً پروردگار اگر بیشمار ان پیدا میتوانند کرد این بزرگان اگر خواہند یک دو شخص را پسر بخشند واگر پروردگار تمام عالم زمین را متہو و معذب تواند کرد این بزرگان کسے را کہ بخدمت شان بے ادبی کنند البتہ چیزے ضرر رسانیدن بتوانستند چون باعتقاد

خدا کی علم مین سی کچھہ بھی احاطہ نہین کرسکتے مگر اوسی قدر کہ خدا نی چاہا معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کو علم مین ہی وہ بندہ کی نظر سی غائب ہے اور اوسمین سے بندہ کو کچھہ بھی معلوم نہین ہوسکتا ہان جسقدر خدا چاہتا ہی اوتنا علم دیدیتا ہی بس یہ بھی خدا کو اختیار ہے نہ بندہ کو اختیار ہین جو چاہی سمجھہ لے

چوتھی فصل عبادت مین شرک کرنیکے بیان مین

سمجھنا چاہئی کہ جو بزرگی اور تعظیم حق تعالیٰ کو واسطے مقرر کی ہی اوسے عبادت کہتے ہین اگر یہ تعظیم شارع نے مقرر فرمائی ہی اور اگر کسی اور جماعت نے مقرر کی ہی تو اوسکا ملحق بعبادت نام رکھتے ہین پس جو تعظیم کہ خاص خدا تعالیٰ کو واسطے بجا لاتی ہین وہ مخلوق کو کرنی نہ چاہئی کیونکہ فرماتی ہین وَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یعنی خدا تعالیٰ کی لئی کسی کام مین ہمسر نہ بناؤ باوجودیکہ تم جانتے ہو کہ خدا کا کوئی ہمسر نہین ہی مطلب یہ ہے کہ اے لوگو تم اپنے عقیدہ مین خدا کو مرتبہ کو برابر کسی اور کو نہین جانتے ہو پر تعظیم و بزرگی مین اوسکی برابر اورونکی بھی کرتے ہو آدم علیہ السلام سی لیکر اسوقت تک کوئی کافر ایسا پیدا نہین ہوا جسنے دو خدا کہے ہون یا اپنے علم و عقیدہ مین کسی مخلوق کو خدا کی برابر مرتبہ مین جانا ہو مگر اسقدر جانتے تھے کہ بزرگون کو تقرب کی وجہ سے خدا کے کارخانہ مین کچھہ دخل ہی اور کثرت ریاضت کیوجہ سے خدا کی صفات مین سے کچھہ انمین بھی پیدا ہو گئی ہین مثلاً

مردمان این ظن فاسد مستقر شده است بهمین
سبب تعظیمات بزرگان خارج از حد بجا می آرند
و در تحصیل رضای ایشان بسیار سعی مینمایند و همین است
شرک بالله که آنرا مردود کرده اند اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ
اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ
بیشک خدا تعالی نمی بخشد آنرا که شریک کند بخدا
و می بخشد کمتر ازین هر کس را که میخواهد هر که تعظیم خدا
دیگری را شریک کند باید که دست افسوس بر سر
زند و امید نجات آخرت از دل رها سازد
تعظیماتیکه در شرع برائے خدا است یعنی
عبادت هر چند که بسیار است ما دو چار از ان
بیان میکنیم تا دیگر انرا بر وے قیاس نمایند
از انجمله است ارکان صلوة که برای دیگران
نباید کرد کسیکه غیر الله را سجده کند کافر گردد که
میفرماید وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ
اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ و سجده کنید آنرا
خدا که پیدا کرده است آنها را که هستید شما که
همون خدا را عبادت می کنید وَارْكَعُوْا
مَعَ الرّٰكِعِیْنَ و رکوع کنید با رکوع کنندگان
هر که پیش غیر خدا رکوع کرد یعنی بصفت رکوع
قد را تعظیما خم کرد بشرک افتاد وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ
قٰنِتِیْنَ و ایستاده شوید برای خدا فرمان بردار
یعنی دست بسته و با ادب بر پا استادن

خدا تعالی اگر بیشمار آدمی پیدا کرسکتا ہے تو یہ بزرگ اگر چاہیں
تو ایک دو آدمیونکو فرزند بخش سکتے ہیں اور اگر خدا تعالی
سارے جہان کو عذاب قہر مین مبتلا کرسکتا ہے یہ بزرگ
اوس شخص کو جو انکی خدمت مین بے ادبی کرے بالفرض
کوئی نہ کوئی ضرر پہنچا سکتے ہیں چونکہ آدمیونکے اعتقاد مین
یہ فاسد خیال خوب مستحکم اور مضبوط ہوگیا ہے اسلیے وہ بزرگون
کی بزرگیان حد سے زیادہ بجالاتے ہیں اور اونکی رضامندی
حاصل کرنے مین بہت کوشش کیا کرتے ہین پس اسی کو
شرک باللہ کہتے ہین جسکا قرآن مین ذکر ہوا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ
لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ
یعنے جو شخص خدا کے ساتھ شریک کرتا ہے خدا تعالی اسکی
بخشش نہین کرتا اور اوسکے علاوہ جسے چاہتا ہے بخش
دیتا ہے پس جو شخص خدا کی بزرگی مین اورون کو شریک
کرے اوسے افسوس کے ہاتھ سے سر پیٹنا اور اخروی نجات کے
ہوس دل سے نکال ڈالنی چاہیئے شرع شریف مین جو بزرگیان
خدا کے لیے ہین یعنے عبادت ہر چند کہ وہ بیشمار ہین مگر ہم
اون مین سے دو چار بیان کرتا ہون تاکہ اورون کو
اونپر قیاس کرلین منجملہ اونکی نماز کے ارکان ہین جو
دوسرونکے لیے کرنے نہ چاہیں مثلا جو شخص خدا کے علاوہ غیر
کو سجدہ کریگا کافر ہوگا کیونکہ فرماتے ہین وَاسْجُدُوْا
لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ یعنے
خدا ہی کو سجدہ کرو جسنے تمام چیزون کو پیدا کیا اگر تم خدا
ہی کی عبادت کرتے ہو اور فرمایا وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ

پیش غیر خدا شرک است وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ وہر جا کہ باشید شما پس بگردانید روئے خود را بطرف خانہ کعبہ پس وقت عبادت روی گردانیدن و متوجہ شدن بسوئے قبر بزرگان تعظیماً سوائے بیت اللہ شرک است ہمچنین است دعا کردن از غیر اللہ کہ می فرماید وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ کدام گمراہ تر است از ان کسانیکہ ندا می کنند سوائے خدا آن شخص را کہ قبول نخواہد کرد او را و آنہا کہ از ندا کردنش غافلانند یعنے ازین قوم زیادہ تر گمراہی نیست کہ مردگان یا دیگر غیر اللہ را ندا می کنند و ایشان ہرگز جواب این گمراہان نمیدہند میدانند کہ ایشان می شنوند بلکہ ایشان بیخبر انند از ندا کردن و فریاد بر آوردن این گمراہان مردمانیکہ میگویند یا رسول اللہ و یا علی و یا غوث الاعظم و یا حسنین و یا فاطمہ و ای خواجہ و یا پیر احوال خود را ازین آیہ کریمہ ملاحظہ فرمایند إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ بیشک تو شنوانی کنی مردہ را و شنوانی کنی کر را یعنے در باب شنیدن مردہ و کر برابر است وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ

یعنی رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو پس جسنے غیر خدا کے سامنے رکوع کیا یعنی رکوع کی طرح تعظیم کی جہت سے قد کو خم کیا وہ ضرور شرک کے گڑھے میں پڑا اور فرمایا وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ کہڑے رہو خدا کے لئے فرمانبردار پس کسیکے سامنے ہاتھ باندھکر پانو کے بل با ادب کہڑا ہونا شرک ہوا اور فرمایا وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ جہاں کہیں تم ہو تو اپنے مونہوں کو خانہ کعبہ کیطرف پہیرو پس عبادت کے وقت بیت اللہ کے علاوہ بزرگوں کی قبر کیطرف تعظیماً متوجہ ہونا او منہ کرنا شرک ہے اور اسیطرح غیر خدا سے دعا مانگنا بھی شرک ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ یعنے کون گمراہ زیادہ ہے اوس شخص سے کہ خدا کو چھوڑ کر ایسے شخص سے دعا مانگتا ہے جو قیامت تک اوسکی دعا قبول نہ کریگا دفعیہ یہ کہ وہ انکی دعا سے محض بیخبر ہیں مطلب یہ ہے کہ اس قوم سے زیادہ تر گمراہ کوئی قوم نہیں ہے جو مُردوں یا کسی اور کو خدا کے سوا ندا کرتے ہیں اور وہ ان گمراہوں کو ہرگز جواب نہیں دیتے اور یہ جانتے ہیں کہ وہ سنتے ہیں حالانکہ وہ ان گمراہوں کی دعا مانگنے اور فریاد چلانے سے محض بیخبر ہیں جو آدمی کہ یا رسول اللہ اور یا علی اور یا غوث الاعظم اور یا حسنین اور یا فاطمہ اور ای خواجہ اور ای پیر کہا کرتے ہیں وہ اپنے احوال کا اس آیہ کریمہ کے ساتھ موازنہ کر سکتے ہیں کہ

یعنی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شنوا
کنندہ آن شخص را کہ در قبر است و قرآن
شریف را اگر برائے خدا خوانند عبادت
است و اگر برائے رضامندی و تقرب
غیر اللہ بخوانند شرک است روزہ کہ از
اعظم عبادت است اگر برائے غیر اللہ
گیرند خواہ تمام روزہ خواہ نیم روزہ کافر
مطلق خواہند شد ارکان حج کہ از اعظم
عبادت است اگر بجائے دیگر ادا نماید کفر
صریح باید کہ گرد قبر یا خانہ سوائے خانہ
کعبہ نگردند کہ میفرماید وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ
الْعَتِيقِ باید کہ طواف کنند باین خانہ قدیم
و درمیان دو مکان سوای صفا و مروہ نباید
دوید و جانور را سوائے خدا تعالیٰ برائے
دیگر ذبح نباید کرد ہمچنین است سر تراشیدن
و صورت زایران نمودن و دیگر ارکان حج
نیز برین قیاس باید کرد و بہترین طاعات
زکوٰۃ است و انفاق فی سبیل اللہ نقد و جنس
و یا طعام اگر بنام مردگان و نیاز بزرگان یا
جن و پری و ملائکہ یا دیگر غیر اللہ باشد شرک
است و خوردن آن طعام ناجایز قال اللہ
تعالیٰ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ
وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ حرام

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ یعنی
تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردے کو سنا سکتے ہو
نہ بہرے کو یعنی سننے کو حقیقیں مردہ او بہرہ برابر ہے
وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ اور نہ تم اون لوگوں
کو سنا سکتے ہو جو قبروں میں ہیں اسیطرح قرآن مجید
محض خدا کے واسطے پڑھنا عبادت ہے اور غیر خدا کی رضامندی
اور تقرب کے واسطے پڑھنا شرک روزہ جو ساری عبادتوں
سے بڑی عبادت ہے اگر غیر خدا کے واسطے رکھیں خواہ سارا
روزہ یا آدھا کافر مطلق ہونگے اسیطرح حج جو تمام عبادتوں
سے افضل ہے اگر کسی اور کے واسطے ادا کریگا صریح کفر میں
مبتلا ہوگا خانہ کعبہ کے علاوہ کسی قبر یا گھر کے گرد گھومنا
نہ چاہیئے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ
الْعَتِيقِ یعنی اسی قدیم گھر کا طواف کرنا چاہیئے اور صفا
مروہ کے سوا کسی مکان میں دوڑنا بیجا ہے اور جانور
خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے لئے ذبح نکرنا چاہیئے
اسیطرح سر منڈانا اور زیارت کرنے والوں جیسی صورت بنانا بیجا ہے
اور دوسرے ارکان حج کو اسی پر قیاس کرسکتے ہیں اور تمام
بندگیوں میں بہتر بندگی زکوٰۃ اور خدا کی راہ میں مال
صرف کرنا ہے پس اگر کوئی نقد و جنس یا کھانا مردوں کے
نام یا بزرگوں کی نیاز یا جن پری اور فرشتے یا خدا
کے سوا کسی اور کے واسطے ہونا شرک ہے اور اسکا کھانا ناجائز
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ
وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ یعنے تمپر مردہ

کرده شد بر شمایان مرده وخون وگوشت خوک
وهر چیز که آواز کرده شد برای غیر خدا بآن چیز مثالش
آنکه در حضور پادشاه رعیتی نذر پیش غلام پادشاه برد
یا آنکه پادشاه خود معبود هست پس لابد آن رعیت
بمعرض عتاب سلطانی همی افتد و نذرش را
نیز بر خاک مذلت می اندازد واگر آن غلام قبول
کرده باشد آنهم بمحل غضب درآید واگر انکار کرده
باشد نقصان باو نمیرسد پس آن نذر را که
بر خاک مذلت افتاده است شخصے دیگر قصد
گرفتن نماید لابد بمقام غضب سلطانی درآید
پس ظاهر شد باوجود حاضر بودن آن ملک
حقیقی اگر نقدے یا طعامے نذر غیر الله نماید
گرفتن وخوردن آن ناجایز بود درین جزو زمان
اکثر مردمان قرآن برای تقرب مردگان میخوانند
وطعام نذر بزرگان میدهند ونقد بنام غیر الله
میدهند حالانکه این جمله عبادات موحدان محض
برائے خدا می کنند چون مردمان سوال
مے کنند که چرا مرتکب این امر شرک عظیم میشوید
عوام الناس جوابهاے بیهوده وکلمات جهالت
بر زبان می آرند ومے گویند بَلْ نَتَّبِعُ مَا اَلْفَيْنَا
عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا کلام شما قبول نکنیم بلکه عمل میکنیم
وپیروی مینمائیم آن چیز را که جمع یافته ایم بران پدران را
خود را یعنے از گفته شما رسوم جد و پدر نمیگذاریم

اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز پر غیر خدا کا نام پکارا
جاوے حرام ہے اسکی مثال یون سمجھئے کہ کوئی رعیت
بادشاہ کے سامنے اوسکی غلام کے پاس نذر لے گیا یا وجہیکہ
بادشاہ خود معبود ہے پس ایسے وقت بالضرور وہ
شخص غضب سلطانی کے محل میں پڑیگا اور بادشاہ
اوسکی اس نذر کو خاک ذلت پر ڈالے گا پھر اگر یہ
نذر غلام نے قبول کر لی ہو تو وہ بھی محل غضب بادشاہی
ہوگا البتہ اگر غلام نے اوس کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے
تو اوسکو کوئی نقصان نہ پہنچیگا پھر اوس نذر کو جو ذلت
کی خاک پر پڑی ہوئی ہے اگر کوئی اور لینے کا ارادہ
کریگا تو وہ بھی ضرور بادشاہی غضب میں گرفتار ہوگا پس
معلوم ہوا کہ باوجود ہونے اوس حقیقی بادشاہ کے اگر کوئی نقد یا
کھانا غیر خدا کی نذر کرے اوس کا لینا اور کھانا بالکل ناجائز
ہے اس زمانہ میں اکثر آدمی مُردون کی قربت کے واسطے
قرآن پڑھتے اور کھانا بزرگون کی نذر دیتے ہین اور
نقدی غیر خدا کے نام پر صرف کرتے ہین جیسا کہ موحد لوگ
یہ سب عبادتین محض خدا کے واسطے کرتے ہین جب آدمی اونسے
سوال کرتے ہین کہ تم اس شرک عظیم کو کیون مرتکب ہوتے ہو
عوام الناس تو بیہودہ جواب دیتے اور جہالت بھرے کلمے زبان
پر لا کر کہتے ہین بَلْ نَتَّبِعُ مَا اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ہم تمہارا
کہنا نہ مانینگے بلکہ جس چیز پر ہم نے اپنے باپ دادا کو جمع
پایا ہے اوسی پر عمل کرینگے اور اوسکی پیروی میں
جان دینگے یعنی تمہارے کہنے سے ہم اپنے باپ دادا کی رسم نہ چھوڑینگے

مردمانیکه سابق مرتکب این امور شده اند هیچ
مصلحتی فهمیده باشند بجواب ایشان خدا عز
وجل مے فرماید اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ
شَیْئًا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ بگو اگر آبائے شما باشند
که فهم نمیکردند چیزیرا و ہدایت نیافته باشند پس
توحید چه جائے تعجب است یعنے فقط رواج
آباء شما برائے مجوز بودن آن عمل دلیل نیست
تعجب نکنید در گمراہی پدران خود اگرچه بظاہر
دلق در بر داشته باشند و بعضے مردمان
که روز چند کتاب بینی کرده اند حیلها شرعی
اظہار مینمایند که ما قرآن بزرگان مے خوانیم و طعام
بنام غیر الله نمیدہیم و جانور برائے بزرگان ذبح
نمے کنیم بلکه این امور محض برائے خدا
میکنیم و ثوابش به بزرگان مے بخشیم تامل نیک
باید نمود که ایشان حیله گران اند اگر برائے خدا مے کنند
میکنند چرا تخصیص ماه مے نمایند مثل محرم و
ربیع الثانی و جمادی الاول و شعبان وغیره و
چرا تخصیص طعامہائے مرغوب بزرگان مے
نمایند مثل پلاؤ و مالیده وغیره و حصه یا موال
خود چرا مقرر مے کنند که او را قبل از ایام مقرره
اندک ہم لله صرف نمے کنند و جانوریکه ذبح
مے کنند چرا بروے نشان مے بندند و
پیش قبور مے برند این ہمه شرک خالص است

آخر پہلے لوگ جو اس کام کو کر گئے ہیں اونہون
نے بھی تو ہمیں کچھ لی نہ کوئی مصلحت سمجھی ہوگی اون کے
جواب مین خدا تعالی فرماتا ہے وَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا
یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ کہ اے محمد تم ان سے کہدو
بہلا اگر تمہارے باپ دادا کسی بات کے سمجھتے ہون اور توحید
کیطرف راہ یاب نہون تو کیا تعجب کی بات ہے یعنی
صرف تمہارے باپ دادا کی رسم و رواج اس کام کو
پسندیدہ ہونے کی دلیل نہیں ہے اپنے باپ دادا کی گمراہی
مین تعجب نہ کرو اگرچہ بظاہر گدڑی پوش ہی ہون
اور بعضے آدمی چندون کتابون کا مطالعہ کرکے شرعی
حیلہ ظاہر کرنے لگتے ہین کہ ہم قرآن بزرگون کے لئے
نہیں پڑھتے غیر خدا کے نام پر کھانا نہیں دیتے
بزرگون کے واسطے جانور ذبح نہیں کرتے بلکہ یہ سب نیک
کام محض خدا کیواسطے کرتے اور اوسکا ثواب بزرگون
کو بخشتے ہین غور کرنا چاہئے کہ یہ لوگ حیلہ گر نہیں
تو اور کون ہین بہلا اگر خدا کے واسطے کرتے ہین تو
مہینے کی تخصیص جیسے محرم میران جی کا آرشبرات
وغیرہ کی کیون کرتے ہین اور جو کھانے اون بزرگون
کو مرغوب ہوتے ہین جیسے پلاؤ مالیدہ وغیرہ کو کیون
خاص کرتے ہین اور اپنے مالون مین حصہ کیون مقرر
کرتے ہین کہ ایام مقررہ سے پہلے کچھ بھی صرف نہیں کرتے
اور جس جانور کو ذبح کرتے ہین اوسپر کیون نشان لگاتے
اور قبرون کے سامنے لیجاتے ہین یہ سب تین خالص شرک کی ہین

کہ شیطان بحیلہ و فریب بخشیدن ثواب بدل
آنہا انداختہ است بسبب اینکہ آن ملعون
بحضور پروردگار وعدہ کردہ است قَالَ
لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا
وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ
اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ
اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا گفت شیطان
از خدای عز و جل کہ بیشک خواہم گرفت از بندگان
تو حصّہ مقرر کردہ شدہ و بیشک گمراہ خواہم کرد
آنہا را و بہ تحقیق آرزوے باطل بدل آنہا
خواہم انداخت و بیشک حکم خواہم کرد ایشان
را پس بشگافند گوشہائے چارپایان
را و ہر آئینہ حکم خواہم کرد پس باید کہ متغیر کنند
خلق خدا را و ہر کسیکہ بگیرد شیطان را دوست
سوائے خدا پس بیشک در نقصانے افتاد
نقصانے ظاہر یعنے شیطان وعدہ کردہ
است کہ از بندگان تو حصّہ مقرر خواہم کرد
باینطور کہ ہر سال در دو صد روپیہ اینقدر نیاز
غیر اللہ بدہند یا ہر سال اینقدر غلہ بنام فلان
بزرگ جدا نمایند و آرزوے باطل بدل آنہا
انداختہ است مثلاً این مضمون کہ ہر شخص
نیاز این بزرگان ادا خواہد کرد ضرور این

کہ شیطان نے حیلہ اور فریب سے اون کو دلون مین
ثواب کا بخشنا اور اوسکا عوض کرنا ڈالدیا ہے کیونکہ وہ
ملعون خدا کے سامنے وعدہ کر چکا ہے قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ
مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ
وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ
وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ
الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا
مُّبِيْنًا خدا تعالی کے حضور مین شیطان بولا کہ
بلا شبہ مین تیری بندون سے ایک مقرر و معین حصہ لونگا
اور بیشک مین اونھین گمراہ کرونگا اور اون کے
دلون مین جھوٹی آرزوئین ڈالونگا اور مین انہین
جانورون کے کان پھاڑنے کا حکم کرونگا مین انہین
حکم کرونگا وہ خدا کی پیدایش کو بدل ڈالینگے
خدا تعالی فرماتا ہے جو شخص خدا کے سوا شیطان
کو دوست رکھیگا بلا شبہ وہ صریح اور
ظاہر نقصان مین پڑیگا یعنے شیطان نے
وعدہ کیا ہے کہ مین تیرے بندون سے
باین طور حصہ مقرر کرونگا کہ ہر برس دو سو روپیہ
مین اسقدر خدا کے غیر کی نیاز چڑھائین یا ہر برس
اتنا غلہ فلان بزرگ کے نام پر علیحدہ کرین اور
اون کے دلون مین باطل آرزوئین ڈالینگے
مثلاً یہ مضمون سمجھا یا ہے کہ جو شخص ان بزرگون
کی نیاز ادا کرے گا تو یہ بزرگ اوسکی ضرور

بزرگان شفاعت کرده بجنت خواهند برد
وحکم مے کنند تا خلقت خدائے را متغیر
مے کنند باینطور که خود را خواجه سرا
کنند یا ریشہا رخود را بتراشند یا بطور دیگر
خود را منقلب کنند نعوذ بالله منها این
همه مکر شیطان است که بتقریب ثواب
بخشیدن بخاطر مردمان شرک مے اندازد و
وعده ہائے خود را ایفا مے نماید واگر
از مردمان ثواب ختم قرآن طلب نمایند
به بخشیدنش تامل نمے کنند واگر یک روپیه
بخواهند ہزار حیله درمیان آرند پس ثواب
آخرت در دل ایشاں قدر و وقارے ندارد
که بے تکلف بدیگران مے بخشند بحدیث
مذکور ہست که بروز قیامت شخصے را نیکی
وبدی بمیزان عدالت برابر خواهد شد حکم
خواهند کرد که یک عمل خیر دیگر بیار تا نیکی تو
زیاده شود و مستحق جنت شوی پیش ہر یک
عزیز دست التجا دراز خواهد کرد مادر و پدر و زن
و فرزند به بخشیدن یک عمل خیر اعراض خواهند
نمود امروز چه بے باکی ہست که بخشیدن
ہزارہا عمل خیر دریغ نمے کنند مگر قدر اعمال
وخوف آخرت ندارند و اعمال را بس
خفیف و سبک مے انگارند وحقیقت ثواب

شفاعت کرکے جنت بہشت واخل کرینگے
نیز شیطان حکم کرتا ہے کہ لوگ خدا کی سدا انکی
اسیطرح بدل ڈالتے ہیں کہ اپنے کو خواجہ سرا بنالیتے
یا داڑہیون کو منڈوا ڈالتے یا کسی اور طرح اپنی شکل
پلٹ لیتے ہیں نعوذ بالله منہا پس یہ سب شیطان
کے داؤ ہیں اور انکو ثواب عطا کرنیکے تقریب سے
آدمیون کے دلون میں شرک ڈالتا اور اپنے
وعدون کے پورا کرنے میں کوشش کرتا
ہے دیکھئے اگر آدمیون سے قرآنمجید کے
ختم کا ثواب طلب کرتے ہیں تو اسکو دینے
میں کبھو کبھی تامل نہیں کرتے اور ایک روپیہ
مانگئے تو ہزارون حیلے پیدا کرتے ہین پس
ان لوگون کے دلون میں آخرت کا ثواب کوئی
وقعت قدر نہیں رکھتا کیونکہ بےتکلفا اورون کو بخشدیتے
ہین ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن
ایک شخص کی نیکی اور بدی میزان عدالت میں
برابر ہوترین گی حکم ہوگا کہ ایک بھلائی اور لے آ
تاکہ تیری نیکی زیادہ ہوجائے اور جنت کا مستحق ہو
پس یہ شخص ہر ایک عزیز کے آگے التجا کا ہاتھ پھیلائیگا
مگر ماں باپ اور جورو بچے ایک بھلائی تک دینے میں انکار
کرینگے غرضکہ ایک نیکی ڈھونڈے نہ ملیگی آج کیا شوخی
اور بیخوفی ہے کہ ہزارون نیکیون کے بخشنے میں بھی دریغ
نہیں کرتے مگر بات یہ ہے کہ یہ لوگ اعمال کی قدر اور آخرت

بخشیدن باید فهمید که نزد بعضے علما ثواب
از بخشیدن دیگر بدیگر نمیرسد بدلیل قوله تعالیٰ
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ خاص
برائے اوست هرچه کسب کرده است و
بروست هرچه کسب کرد ونیز از بسیاری
از آیات و احادیث برهمین معنی دلالت
میدارد ونیز مخالف قیاس است که هنوز
قبولیت و عدم قبولیت عمل بجناب پروردگار
ظاهر نشده و جزا در دست این شخص موجود
نیست بدیگران چه مے بخشد و نزد بعضے
علما مثل ابوحنیفه رحمت الله علیه ثواب
اعمال بدنی مثل نماز و روزه وغیره بدیگران
نمیرسد و ثواب عبادت مالی مثل طعام خورانیدن
و چاه کندیدن و پل بستن لهذا ز بخشیدن
مردمان بدیگران میرسد قیاس برینکه جمله
علما متفق اند که ادائے دین دیگران بعد از
آخرت برائے مردگان رہائے میشود
و نقل است که از پیغمبر خدا صلے الله علیه و آله وسلم
یارے پرسید که مادرم مرده است میخواهم
که چیزے بکنم که بکارش آید حضرت بکندن
چاهے اشاره فرمود اما جمله اهل علم متفق اند
براینکه بخشیدن اعمال بدیگران بسیار و متواتر
اصحاب منقول نیست با وجودیکه از مادران

کا خوف نہین رکھتے بلکہ اعمال کو نہایت خفیف اور
ہلکا جانتے ہین اب ثواب کے بخشنے کی حقیقت سمجھنی چاہیے بعضے
علما کہتے ہین کہ ایک شخص کا ثواب دوسرے شخص
کو نہین پہونچتا اور اسپر دلیل خدا تعالیٰ کا قول
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ہے یعنی ہر ایک کے
لیے اوسی چیز کا نفع ہے جو اوسنے کمایا اور خاص اوسی کا
ذمہ ہے جو اوسنے حاصل کیا علاوہ اسکے اور بہت سی
آیات و احادیث اسی معنی پر دلالت کرتے ہین اور
قیاس کی مخالف بھی ہے کہ آجتک جناب الٰہی
مین عمل کا قبول ہونا اور نہونا ظاہر نہین ہوا اور
جزا اس شخص کے ہاتھ مین نہین ہے تو دوسرون کو
کیا بخش سکتا ہے اور بعض علما جیسے امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ
علیہ کے نزدیک بدنی اعمال کا ثواب جیسے نماز روزہ
وغیرہ دوسرون کو نہین پہونچتا مالی عبادت
کا ثواب جیسے کھانا کھلانا کنوان کھودانا
پل بنوانا محض خدا کے واسطے آدمیون کے بخشنے سے
دوسرون کو ثواب بھی بائین قیاس پہونچتا ہے کہ تمام
علما متفق ہین کہ قرضدارون کی قرض ادا کرنیسے مردون
کے عذاب آخرت سے رہائی ہوتی ہے اور منقول ہے کہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی صحابی نے دریافت کیا
کہ میری مان مر گئی ہے مین اوسکے لیے کوئی ایسی چیز
کرنا چاہتا ہون جو اوس کے کام آئے حضرت نے
کنوان کھودنے کا اشارہ فرمایا لیکن تمام اہل علم

وپدران وبزرگان محبت بسیار میداشتند و
حقوق آنها خوب شناختند چندانکه مایان
نمی شناسیم ثابت نیست که اکثر این عمل بفعل
آورده باشند چنانکه باین حرز وزمان بکثرت
می کنند و علما جمله متفق اند براینکه در بخشیدن
اعمال بمردگان اگر هست نفع قلیل است
اگر شخصی بزندگانی خود یک پول بدهد
بهتر ازان است که پس از وی لکهه پول بدهند
اگر شخصی تمام عمر خود را به تحصیل دنیا برباد
داده باشد و یک عمل خیر نکرده و خدای
او از وی راضی نشده ممکن نیست که بعد از
مردنش اعمال خیر پس وی روانه کنند و
او را از عذاب آخرت خلاص نمایند بلبل
شیرازی همین نغمه سراید بیت برگ
عیشی بگور خویش فرست ٭ کس نیارد ز پس تو
پیش فرست ٭ علاوه ازین اینست که بخشیدن
ثواب اعمال اگرچه درست است لیکن مورث
شرک است بسبب اینکه عوام الناس فرق
نمی کنند درینکه ثواب عبادات به بزرگان
می بخشیم یا خود عبادت برای تقرب بزرگان
و رضاء ایشان میکنیم آخر عبادات بنام
غیر الله می کنند و مشرک میشوند پس درین
زمان که کثرت اعمال شرک است خواص را

اسبات پر متفق ہیں کہ انکے کاموں کا اور انکو ثواب بخشنا
بہت سی متواتر صحابیوں سے منقول نہیں ہے باوجود یکہ
وہ حضرات ماں باپوں اور بزرگوں سے اس درجہ
محبت کرتے تھے اور اون کے حقوق اسقدر پہچانتے
تھے جس قدر کہ ہم نہیں پہچانتے مگر اس فعل کا
عمل میں لانا اکثر حضرات سے ثابت نہیں ہوا جیسا
اس زمانہ کے لوگ اس فعل کو بکثرت کیا کرتے ہیں نیز
ساری علما کا اتفاق ہے کہ مردوں کو اعمال کا ثواب
بخشنے میں اگر نفع ہے بھی تو بہت تھوڑا ہے اگر کوئی
آدمی اپنی زندگی میں ایک پیسہ خرچ کرے تو اسکے
پیچھے لاکھ پیسوں کے خرچ کرنے سے بہتر ہے اسیطرح
اگر کسی آدمی نے اپنی ساری عمر کو دنیا کے حاصل کرنے
میں ضایع اور برباد کر ڈالا اور کوئی بھی بھلا
کام نہ کیا جسکی وجہ سے خدا اوس سے ناراض ہے
تو ممکن نہیں کہ اوسکے مرنے کے پیچھے اور لوگ اعمال
خیر بجا لائیں اور وہ اوسکو آخرت کے عذاب سے چھڑا لیں بلبل
شیرازی یوں نغمہ سرا ہوتا ہے ٭ سامان عیش
اپنی قبر میں آپ بھیج ٭ کیونکہ کوئی کسی کے کام
نہیں آتا ہے تو آپ مرنے سے پہلے بھیج ٭ اسکے علاوہ
یہ بات بھی ہے کہ اگرچہ اعمال کا ثواب مردوں کا بخشنا درست
ہے لیکن شرک کا موجب بھی ہے کیونکہ عوام الناس تمیز
نہیں کرتے ہیں ان عبادتوں کا ثواب بزرگوں کو
بخشتے ہیں یا خود بزرگوں کی قربت و رضامندی

باید که ازین چنین اعمال تغافل و چشم پوشی
نمایند تا در شرک بسته شود و ثابت است که
بخشیدن ضرور نیست و اگر گمان فایده است
نیز بسیار قلیل چه ضرور است که بارتکاب
امثال این امور در شرک بکشایند و بگمان فایدهٔ
قلیل هزارها مومن را راه جهنم بنمایند از دیدن
قبور موت خود بیاد می آید و دنیا سرد مے
نماید با این همه جناب رسالت مآب صلی الله علیه
و آله و صحابه و من تبعهم اجمعین اولاً همه کسان را منع
فرمود که کسے قبر را نه بیند و پیش نرود بجهت
اینکه مردمان تعظیمات قبور از حد زیاده بجا
مے آوردند چون ایام جاهلیت رفت و مردمان
موحد شدند و تعظیمات قبور موقوف
کردند مردان را بدیدن قبور اجازت مثلاً
زنان را هنوز منع است که زنان ناقص العقل
میشوند ضرور بالضرور تعظیم خلاف شرع یا
نوحه خواهند کرد و بحق زن نوحه کننده در دوزخ
وعید عذاب آخرت وارد شده است و اگر
شخصے را منظور باشد که فائده ارواح انبیا و اولیا
و پیران و مجتهدان یا مادر و پدر برسد طریقش
ازین بهتر نیست که محض خالصاً لله اعمال خیر
عبادات ادا نماید بدل و جان مطیع فرمان الهی
گردد و ثواب عبادات بکسے نه بخشد بلکه خود هم

کے واسطے عبادت کرتے ہیں یہ ہی انجام کار غیر خدا کی نام
کی عبادت کرنے لگتے اور مشرک بنجاتے ہیں چونکہ اس
زمانہ میں اعمال شرک کی کثرت ہے لہذا عام لوگوں کو
مناسب ہے کہ اس قسم کے کاموں سے غفلت اور چشم پوشی
کریں تاکہ شرک کا دروازہ بند ہو جاوے اور یہ بات
ثابت ہو چکی ہے کہ اپنے اعمال غیر کو بخشنے ضرور نہیں
اگر اسمیں فائدہ خیال کیا جا سکتا ہے تو بہت ہی تھوڑا
پس ان جیسے کاموں سے شرک کا دروازہ کھول لینا کیا
ضرور ہے اور تھوڑے سے فائدہ کے خیال سے ہزاروں
مسلمانوں کو دوزخ کا رستہ دکھانے سے کیا فائدہ
ہے قبروں کو دیکھنے سے ہر چند کہ اپنی موت یاد آتی اور دنیا
سے جی سرد معلوم ہوتی ہے مگر پھر بھی جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے پہلے پہل سب کو منع فرمایا کہ کوئی شخص
قبر کی زیارت نکرے اور اوسکے سامنے جا کر کھڑا نہ ہو صرف
اس واسطے کہ اس زمانہ کے آدمی قبروں کی تعظیمیں حد سے
زیادہ بجا لاتے تھے لیکن جب جاہلیت کا زمانہ گذر گیا
اور موحد آدمی پیدا ہوئے اور قبروں کی تعظیمیں
موقوف کردیں تب بھی صرف مردوں ہی کو قبروں کی زیارت
کی اجازت ہوئی پر عورتوں کو وہی ممانعت باقی
رہی وجہ یہ کہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں وہ قبروں پر
جا کر ضرور بالضرور کوئی خلاف شرع تعظیم یا نوحہ
کرینگی اور نوحہ کرنے والی عورت کے حق میں وعید عذاب
آخرت وارد ہوئی ہے اگر کسی شخص کو منظور ہو

نخواہد بدل اینقدر دارد کہ برائے رضامندی
و خوشنودی مالک خود این کار کردہ ایم و مزد
درکار نداریم بلکہ رحمت و عنایتش برائے بخشایش
ما یان کفایت میکند چنانچہ خواجہ حافظ رحمۃ اللہ
تعالی علیہ میفرماید بیت تو بندگی چو گدایان
بشرط مزد مکن ٭ کہ خواجہ خود روش بندہ پروری
داند خدا تعالی این مومن را اجر بسیار خواہد
داد و نیز بذوی الحقوقش ثواب خواہد رسانید
کہ باحادیث صحیح آمدہ است کہ ثواب اعمال
اولاد بآبا و اجداد بغیر از بخشیدن میرسد و
ثواب عامل نیز کم نمیشود و ہمین طور ثواب
اعمال شاگردان باستادان علم ظاہری یعنی
علماء و مجتہدین و استادان علم باطنی یعنی
پیران طریقت برسد مناسب است کہ آدم
مطیع پروردگار شود چون خدا تعالی ازین
بندہ راضی خواہد شد و مقبول بارگاہ خود کرد
از احوال ذوی الحقوق این بندہ کہ دلش برائے
بخشایش وے متعلق است غفلت کلی نخواہد
کرد فصل پنجم دربیان ملحق بعبادت باید دانست
کہ سوائے شارع علیہ الصلوۃ والسلام اقوام
دیگر تعظیماتیکہ برائے خدا مقرر نمودہ اند اگر
شخصے آنرا تعظیما پیش غیر اللہ ادا نماید مشرک
میشود چرا کہ این ہمہ ملحق بعبادت اند مثلا شخصی

کہ ہم سے انبیا اور اولیا یا پیرون یا مجتہدون یا مان باپ
کسی قسم کا فائدہ پہنچے تو اوسے اس طریقہ سے بہتر اور کوئی
طریقہ نہیں کہ محض خالص خدا کے واسطے بھلے کام اور عبادت
بجا لائے اور دل و جان سے فرمان الہی کا مطیع ہو کر عبادات
کا ثواب انکو بخشے بلکہ خود ہی اونکا ثواب پہنچا ہے یا ان
دلمیں صرف اسقدر خیال کرے کہ ہم نے محض اپنے مالک کی
رضامندی اور خوشنودی کے واسطے یہ کام کیا ہے اسکی مزدوری
اور اجرت ہمیں درکار نہیں بلکہ اوسکی رحمت و عنایت
ہماری بخشش کے واسطے کافی ہے جیسا کہ خواجہ حافظ
فرماتے ہیں ٭ تو گداونکی طرح مزدوری کی شرط پر بندگی
نہ کر کیونکہ سرکار بندہ پروری کا طریقہ آپ جانتا ہے
اس طریق پر خدا تعالی اس مسلمان کو بہت سا اجر دیگا
اور اوسکے حقداروں کو بھی ثواب پہنچائیگا کیونکہ صحیح
حدیث میں آیا ہے کہ اولاد کے عملوں کا ثواب باپ دادا کو
بدون بخشے پہنچتا ہے اور کرنیوالے کا ثواب بھی کم
نہیں ہوتا اسیطرح شاگردوں کے عملوں کا ثواب علم
ظاہری کے اوستادوں یعنی عالموں اور مجتہدوں
اور علم باطنی کے مرشدوں یعنی پیران طریقت کو پہنچتا
ہے پس مناسب ہے کہ آدمی اپنے پروردگار کا فرمانبردار
ہو کیونکہ جب خدا تعالی اس بندہ سے راضی ہوگا اور
اپنی بارگاہ کا مقبول بنائیگا تو اس بندہ کے حقداروں
کے احوال سے کہ اسکا دل اونکی بخشایش کے ساتھ متعلق ہے
بالکل غفلت نہ کریگا پانچویں فصل اون چیزوں کے

پیش بزرگی یا قبرے بیک پا استادہ شود یا سر خود را زیر کند و پائے خود را بالا کشد بشرک جلی گرفتار خواہد شد یا تعظیمے جدید اختراع نماید کہ سوائے خدائے لایق قدر بزرگان نیست البتہ مشرک خواہد شد چنانکہ مردمان بسوئے قبور قدمے چند میروند و باز ایستادہ میشوند و کج شدہ باز پس مے آیند و بطرف آن قبر پشت نمیکنند بلکہ بطرف پشت گامے نہندہ باز آیند و امثال این ہم برین قیاس باید کرد بعضے مردمان میگویند کہ ما این بزرگان را شریک خدا نمیدانیم و حل مشکلات از ایشان نمیخواہیم بلکہ ایشان مقربان بارگاہ الہی ہستند ما ہم وسیلہ از خدا خواہند کرد باعث ہمین است کہ تعظیمات ایشان زیادہ از حد بجاے آریم بجواب ایشان حق سبحانہ وتعالی میفرماید وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ آنانکہ دوست گرفتند بجز خدا گفتند کہ عبادت نمیکنیم ایشان را مگر برائے اینکہ نزدیک کنند ما یان را بسوئے خدا در مرتبہ قرب ہر آئینہ خدا حکم مے کند میان ایشان در آنچہ در وے اختلاف دارند ہر آئینہ خدا راہ نمی نماید

بیان ہین جو عبادات کی مشابہ ہین جاننا چاہیے کہ شارع علیہ السلام کی علاوہ اور لوگون نے جو تعظیمین خدا کے واسطے مقرر کی ہین اگر کوئی شخص اون مین غیر خدا کے ساتھ تعظیماً بجا لائیگا مشرک ہوگا کیونکہ عبادات کے مشابہ ہین مثلاً کوئی شخص کسی بزرگ یا قبر کے آگے ایک پاؤن کے بل کہڑا ہوگا یا سر نیچے اور پاؤن اوپر کریگا شرک جلی مین گرفتار ہوگا یا کوئی ایسی نئی تعظیم پیدا کرے جو خدا کے علاوہ بزرگون کی قدر کے لایق نہو تو بھی مشرک ہوگا جیسا کہ بعض آدمی قبرون کی طرف چند قدم چلتے پہر ٹہر کے اور ٹیڑہے ہو کر واپس آتے ہین اور اوس قبر کی طرف پیٹھ نہین کرتے بلکہ پچہلے قدم ہٹکر آتے ہین اسیطرح اِن جیسے اور کامون کو اسیپر قیاس کرنا چاہیے بعضے آدمی کہنے لگتے ہین کہ ہم بزرگون کو خدا کا شریک نہین جانتے اور نہ اون سے مشکل کشائی کی خواستگار ہوتے ہین بلکہ وہ لوگ چونکہ دربار الٰہی کے مقرب ہین تو ہم کو خدا سے قریب کرینگے اسیواسطے ہم اونکی تعظیم حد سے زیادہ بجا لاتے ہین حق تعالی اوسکے جواب مین فرماتا ہے وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ جو لوگ خدا کے علاوہ اور لوگون کو دوست رکھتے ہین کہتے ہین ہم انکو صرف اسواسطے پوجتے ہین کہ یہ ہمکو مرتبہ قرب مین خدا کی طرف نزدیک کرینگے خدا تعالی انہین حکم کرتا ہے

کسے راکہ دروغ گوئی کافرست یعنی درمیان
موحدان ومشرکان اختلاف ہست موحدان
میگویند کہ این اعمال شرکست از خدا
دور مے افگند ومشرکان میگویند کہ این
تعظیمات بزرگان موجب قرب خداست
خداوند تعالی فرمود کہ ما حکم مے کنیم درمیان
اختلاف شمایان و قول فیصل میگوئیم مشرکان
کاذب اند در قول خود کہ میگویند کہ ما تعظیم و
عبادت بزرگان نمے کنیم مگر برائے اینکہ
مارا از خدا قریب مے کنند بلکہ عبادت بزرگان
برای دفع بلا میکنند و بزرگان را قادر رفع حوائج
میدانند وغیر اللہ را دوست داشتن و عبادتش
کردن آدم را کافر مے کند چگونہ موجب قرب
الٰہی خواہد شود وہدایت بدست خداست
واو تعالی ہدایت نخواہد کرد این مشرکان دروغ
گوئی را کہ میگویند قریب کردن از خدا تعالی
باختیار بزرگانست اِنَّكَ لَا تَهْدِي
مَنْ اَحْبَبْتَ را فراموش مے کنند

فصل ششم دربیان اشراک فی العادات

باید دانست کہ موحدان را عادت دیگر
مے باشد ومشرکان را دیگر موحدان در
نشستن و برخاستن و پہلو گردانیدن
نام خدا بیاد مے آرند یعنی یا اللہ

جس چیز مین کہ یہ اختلاف کرتے ہین البتہ خدا راستہ
پر نہین لگاتا اوس شخص کو کہ جھوٹا اور کافر
ہے یعنے موحدون اور مشرکون مین اختلاف
ہے موحد کہتے ہین کہ یہ اعمال شرکیہ ہین خدا
سے دوری پیدا کرتے ہین مشرک کہتے ہین کہ یہ
بزرگون کی تعظیمین خدا کی قربت کا موجب ہین خدا
تعالی نے فرمایا کہ ہم تمہارے اختلاف مین صاف
حکم اور فیصل قول بیان کرتے ہین کہ مشرک اپنے
قول مین محض جھوٹے ہین اگرچہ بظاہر کہتے ہین
کہ ہم بزرگون کی تعظیم وعبادت صرف اسواسطے کرتے
ہین وہ ہم کو خدا سے قریب کر دین گے مگر درحقیقت بلا
کسی فہمیہ کے اسلیے بزرگون کو عبادت کرتے ہین اور
حاجتون کے پورا کرنے پر اونہین قادر جانتے ہین حالانکہ غیر
خدا کو دوست رکھنا اور اوسکی عبادت کرنا آدمی
کا فر بنا دیتا ہے کیونکر قرب الٰہی کا موجب ہوگا
حالانکہ ہدایت خدا کی ہاتھ مین ہے اور حق تعالی
ان جھوٹے مشرکون کو جو کہتے ہین کہ خدا تعالی سے
نزدیک کرنا بزرگون کو اختیار مین ہے راہ پر نہین
لگاتا ہے بحث آیہ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ بھول گئے ہین

چھٹی فصل عادت مین شرک کرنے کی بیان مین

جاننا چاہیئے کہ موحدون کی اور عادت اور مشرکون کی اور
کی اور عادت ہوا کرتی ہے موحد بیٹھنے اور اٹھنے کروٹ

ویارب ویاکریم وامثال این الفاظ مے
گویند چنانکه حکم ست فَاذْكُرُوا اللّٰهَ
قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ یاد آرید
نام خدا را در نشستن و برخاستن و بر پہلوہاے
خود و بعضے مردمان عکس این آیه یا پیر
یا خواجه یا علی مے گویند مومن را ازین خذر
واجب است و قول خود را موکد بقسم کردن
از عادی ضروری انسان ست لایق
سوگند ہمون ذات پاک است که سوگند
دلالت بر اعلی مرتبہ تعظیم و محبت و حاضر
و ناظر بودن خدا مے کند این معنی لایق
بزرگان نیست و اطفال خود را بنامی مشہور
نباید کرد که در و شرک لازم آید مثل عبد الرسول
و بنده علی و غلام غوث بروز قیامت روبروے
آن شہنشاہ چون ندا کرده خواہد شد که بیارید
بنده علی صاحب این اسم چه شرمساری ها خواہند
کشید و عزیزان را وقت رخصت نباید گفت
که بفلان بزرگ سپردم بلکه مثل این کلمه بزبان
آرند که خدا یار تو باد و بخداے عزوجل سپردم
که حافظ و ناصر از اسماء الٰہی ست و وقتیکه آب
سرد بیاشامند و یا غذاے لطیف خورند
و یا باد خوش وزد و یا بوے خوش از گل و ریحان
بدماغ آید شکر خالق آن نعمت بجا باید آورد و یاد

لیتے خدا کا نام لیا کرتے یعنی یا خدا یا رب یا کریم
اور ان جیسے الفاظ کہتے ہین جیسا کہ او سنے خود حکم
فرمایا ہے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى
جُنُوْبِكُمْ کہ خدا کو اوٹھتے بیٹھتے اور کروٹون کے
بل یاد کرو مگر بعضے آدمی اسکے برعکس یا پیر یا خواجہ
یا علی کہتے ہین مومن کو ان باتون سے پرہیز کرنا
واجب ہے اور چونکہ انسان کی ضروری عادت ہے
کہ وہ اپنے قول کو قسم کے ساتھ موکد کیا کرتا ہے
تو قسم کے لائق وہی پاک ذات ہے کیونکہ قسم کھانا
خدا کے اعلی مرتبہ اور تعظیم و محبت اور اسکے حاضر ناظر ہونے پر
دلالت کرتا ہے یہ معنی بزرگون کے لایق نہین
ہین اور اپنے بچون کے نام ایسے نام سے مشہور نکرنا
چاہیے جس میں شرک لازم آتا ہے جیسے عبد الرسول
بندہ علی وغیرہ . . . قیامت کے
دن جب اوس شہنشاہ کے سامنے ندا کیجائیگی
کہ بندہ علی کو حاضر کرو تو اوسوقت اس نام
والے کو کیسی شرمندگی حاصل ہوگی اسیطرح
اپنے عزیزون کو رخصت کرنیکے وقت یون کہنا
نچاہیے کہ تمہین فلان بزرگ کو سونپا بلکہ یہ کلمہ زبان پر
لائے کہ خدا تیرا مددگار ہے اور تجھے خدا کو سونپا
وجہ یہ کہ حافظ و ناصر خدا کے نامون مین سے دو نام
ہین علی ہذا القیاس جب ٹھنڈا پانی پئین یا لطیف
غذا کھائین یا عمدہ ہوا چلے یا گل و ریحان کی خوشبو

دیگران نباید کرد بے انصافی محض است
کہ منعم حقیقی را کہ آن نعمتہائے پیدا کردہ و
بخشیدہ اوست فراموش کنیم و نام غیر اللہ بر
زبان آریم بیت اے چہ نیکیہا کہ با من کردۂ
با ہزاران نازہا پروردۂ باد آن لعین از نعمت
محروم باد کان بیارد نام غیرت را بیاد ❊

فصل ہفتم در بیان بت پرستی باید فہمید کہ
اگرچہ در لغت بت پرستی صورت پرستی را
گویند اما در شرع معنی دیگر دارد یعنی تراشیدۂ
دست خود را پرستیدن موقوف بر تصویر
نیست ندیدہ کہ نصاریٰ تصویر حضرت عیسیٰ
علیہ السلام را از دست خود مے تراشند
و پرستش مے کنند پس اگر تصویر بزرگان
بسازند و تعظیماتش بجا آرند و یا نقل تربت
حضرت حسین علیہ السلام یا نشانی بسازند
و نام بزرگان منسوب کنند از اقسام بت پرستی
باشد و نشان قدم بر سنگی منقش کردن و آنرا
نقش قدم جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم قرار دادہ تعظیماتش بجا
آوردن بر ہمین قیاس باید کرد و از ہمین
اقسام باشد پرستش قبرہا و آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم بر کسانیکہ چراغ بر قبور برند
لعنت فرمودہ است و بناء مکانات بر قبور

سے دماغ معطر تو ان نعمتون کے پیدا کرنیوالیکا شکر
بجا لانا چاہیئے اسکو فقط اورون کو یاد کرنا چاہیئے
بڑی بے انصافی کی بات ہے حقیقی منعم کو جسنے یہ نعمتین پیدا
کر کے بخشی ہین بھولتے اور اوسکے غیر کا نام زبان پر
لاتے ہین اے وہ پاک ذات کہ کس قدر نیکیا ن
میرے ساتھ تو نے کی ہین ہزارون نازسے پالا ہے وہ مردود
تیری نعمت سے محروم رہے جو تیرے غیر کا نام یاد کرتا
ہے **ساتوین فصل** بت پرستی کے بیان مین جاننا
چاہیئے اگرچہ لغت مین صورت پرستی کو بت پرستی
کہتے ہین لیکن شرع مین اسکے اور معنی ہین یعنے اپنے
ہاتھ کی تراشی ہوئی چیز کو پوجنا پس بت پرستی تصویر
ہی پر موقوف نہین ہے دیکھیئے نصاریٰ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہاتھ سے گھڑ کر پرستش کرتے
ہین پس اگر بزرگون کی تصویرین بنا کر اونکی تعظیم
بجا لائین یا حضرت امام حسین کی تربت کی نقل یا کوئی
نشان بنا کر بزرگون کی طرف منسوب کرین یہ سب
بت پرستی کی قسمین ہین اور کسی پتھر پر قدم کا نشان
منقش کرنا اور اوسے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم کا نقش قدم قرار دیکر اوسکی تعظیم بجا لانا کو اسی پر
قیاس کرنا چاہیئے اور انہین قسمون مین قبرونکی
پرستش بھی داخل ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبرون
پر چراغ جلانے والون پر لعنت کی ہے اور قبرون پر
مکان بنانے اور اونہین اینٹ سے پختہ

ساختن وخشت پخته بستن و ازجص سفید کردن
وازگچ محکم ساختنش رامنع فرموده وموجبش
همین است که تزئین قبور باعث شرک
میشود واسراف مال است آنچه حضرت صلی الله
علیه وآله وسلم حضرت مرتضی علی کرم الله وجهه را
درباب قبور ارشاد فرموده بودند باحادیث
صحیحه وارد است وبهمه کس معلوم ومسلم احتیاج
تصریحش نیست تعظیمات درختان ومکانات
سوائے مسجد بجا آوردن را نیز بر همین قیاس
نمائی نشنیده که بزا برو درخت بیعت الرضوان
شده بود عمر رضی الله عنه آنرا از بیخ برکندید
که مبادا تعظیماتش بجا آرند وبدریای شرک
مستغرق شوند والله تعالی اعلم بالصواب فقط

ابیات

فرمود رسول آشکارا
من نیز برادرم شما را
هرگز نه عباد تم نمائید
نه غوث وقطب وانبیارا
من مشکل خود نمی کشایم
بر غیر مرا کجاست یارا
طاقت نبود سوائے ایزد
درویش وفقیر واولیارا

کرنے اور چونے سے سفید کرنے اور گچ سے
مضبوط کرنے سے منع فرمایا ہے اسکی وجہ یہ ہے
کہ قبور کی زینت شرک کا باعث اور
اسراف مال کی وجہ ہوتی ہے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کچھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
سے فرمایا تھا وہ صحیح حدیثوں میں وارد ہے
اور سب لوگوں کو معلوم اور مسلم اوس کی
تصریح کی چنداں ضرورت نہیں نیز مسجد کے علاوہ
درختوں اور مکانوں کی تعظیم بجالانے کو اسی پر قیاس کیجئے
کیا آپنے نہیں سنا کہ جب بیعت رضوان کا درخت
زیارت گاہ ہوگیا تو حضرت عمر نے بالکل جڑ اوس کو جڑ سے
اوکھیڑ ڈالا کہ مبادا لوگ اسکی تعظیم بجالائیں اور شرک کے
دریا میں ڈوب جائیں و اللہ اعلم بالصواب

ابیات

آیا ہے حدیث میں یہ ظاہر
بھائی سمجھو مجھ کو
ہرگز نہ کرو میری پرستش
پوجو نہ ولی نہ انبیا کو
کھلتے نہیں مجھ سے میرے عقدے
دیجائے مدد جو ماسوا کو
طاقت یہ نہیں سوا خدا کے
درویش فقیر و اولیا کو

کار صلحا دعاست لیکن
تبدیل نمے کنند قضا را
جز حق نبود کہ دست گیرد
مسکین و غریب بے نوا را
مخصوص بحق بود عبادت
با بندہ بس است شرک ندا را
غیر از در شاہ بندہ پرور
پیش کہ بریم التجا را
ہم درد تو دادہ خدایا
ہم از تو طلب کنم دوا را
تو مشکل دشمنان کشائی
تا چند گذاری آشنا را
جز ذات خدا بہ پیش دیگر
ہرگز نہ برید ماجرا را
تو بندۂ بندگان چرائی
بگذاشتی در خدا را
حاجت طلبی بغیر مولا
عیب است غلام باوفا را
ہر کس کہ شریک با خدا کرد
در دوزخ نار ساخت جا را
از شرک گریز صد منازل
تو نار سقر مکن گوارا
فرمود خدا کہ مردہ دگر
نشنید کسی ندا را

نیکوں کا دعا ہے کام لیکن
کر سکتے نہیں بدل قضا کو
جز حق نملا کہیں سہارا
مسکین و غریب و بینوا کو
اللہ کی بندگی ہے مخصوص
تم چھوڑ دو غیر کی ندا کو
دروازہ کو چھوڑ کر خدا کے
لیجائیں کہاں ہم التجا کو
بھیجا ہے مرض الٰہی تو نے
ہیں تجھ سے طلب کروں دوا کو
تو دشمنوں کی مدد کرے جب
محروم رکھے گا آشنا کو ؟
جز ذات خدا کسیکے آگے
لیجاؤ کبھی نہ تم دعا کو
کیوں بندۂ بندگان بناہے
چھوڑا ہے عبث در خدا کو
حاجت طلبی سوائے مولا
ہے عیب غلام باوفا کو
جسنے کہ کیا شریک حق کا
دیکھے گا عذاب ہاویا کو
تو شرک سے بھاگ منزلوں دور
دوزخ کی نہ سر ہے بلا کو
قرآن میں صریح ہے کہ مردے
سنتے ہی نہیں کبھی ندا کو

فریاد کنید آن خدارا
کان مے شنود ز تو شمارا
تابوت ونشان وقبر ونیزه
این جمله مثل سنگ خارا
در قبر بود سوال اعمال
پرسند نه حال کربلا را
عالم نمازه و روزه مغرور
شرک وکفرش گرفت یارا
مغرور شدی بنقش دیوار
ملحوظ نمے کنی بنا را
صد حیف که عالمان این عہد
کردند شعار خود دغا را
قرآن و حدیث را بپوشند
تبدیل کنند مدعا را
مشرک شده زاہد ومشایخ
گیرند برائے زر ریا را
گویند یکیست مرشد وحق
باید که کنید سجده مارا
اے مومن پاک دین سلمان
گر خواستی ره رضا را
قرآن و حدیث را بسر
بگذار کلام ماسوا را

فریاد کرو اُسی خدا سے
سنتا ہے ہمیشہ جو دعا کو
تابوت و نشان سب ہیں پتھر
کیا دفع کریں کسی بلا کو
پوچھیں گے لحد میں حال اعمال
کب چھیڑیں گے ذکر کربلا کو
کس کام کا ہے نماز و روزه
جب سجده کروگے ماسوا کو
ہے تجھکو تو عشق نقش دیوار
کچھ دیکھ تنزلزل بنا کو
افسوس کہ اس صدی کے عالم
لیے بیٹھے ہیں شیوهٔ دغا کو
قرآن و حدیث کو چھپا کر
ظاہر کرتے ہیں مدعا کو
مشرک ہیں وه زاہد و مشایخ
کرتے ہیں پسند جو ریا کو
مرشد کو خدا سمجھ رہے ہیں
بھولے ہوئے ہیں یہ سب خدا کو
اے مومن پاک دین مسلمان
گر چاہتا ہے ره رضا کو
قرآن و حدیث رکھلے سر پر
اور چھوڑ کلام ماسوا کو



تمت